اردو زبان پر

انگریزی زبان کے اثرات

محمد بن عمر ایم۔اے
لکچرار جامعہ عثمانیہ

بار اول ۱۹۵۵ء
قیمت دو ۲ روپے

(ملنے کا پتہ)
کتاب خانہ عابد روڈ حیدرآباد دکن

اردو زبان پر

انگریزی زبان کے اثرات

محمد بن عمر ایم۔اے
لکچرار جامعہ عثمانیہ

بار اول ۱۹۵۵ء — قیمت دو روپیے

ملنے کا پتہ

کتاب خانہ عابد روڈ حیدرآباد دکن

مقدمہ

اردو زبان پر انگریزی زبان کے اثرات

زیر نظر کتاب میں ان الفاظ سے بحث کی گئی ہے جن کا ماخذ انگریزی زبان اور ادب ہے۔ یورپ کی دوسری زبانوں کے الفاظ بھی کثیر تعداد میں انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔ لیکن فی الوقت یہ ہمارے موضوع سے خارج ہیں۔

انگریزی سے اردو کا ربط تقریباً تین سو برس پہلے پیدا ہوا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب اردو کی سرحدیں محدود تھیں۔ اس کا بڑا سرمایہ شاعری تھا۔ اور جہاں تک نثری ادب کا تعلق ہے وہ اپنی ہیئت اور مواد کے لحاظ سے ہندوستانی عوام کے لئے ایک بڑی حد تک ذہنی امارت پسندی کا نمونہ بنا ہوا تھا۔ اِس بات کا آسانی سے اندازہ ہو سکتا ہے

اُس زمانے میں جس طرح ہندوستانی خاص اور عام میں باہر سے آنے والی قوتوں سے طبعی اور ذہنی طور پر عہدہ برآ ہونے کی زیادہ سکت نہ تھی اسی طرح اس زمانے کی اردو میں بھی ایک ترقی یافتہ زبان اور اس کے علوم اور ادب کے حملہ کے خلاف مدافعت کی قوت نہیں ہو سکتی تھی۔ پھر بیرونی قوتوں کے سیاسی تسلط کی وجہ سے نیز خاص طور پر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد اردو زبان اور اس کے لکھنے اور پڑھنے والوں کو نقصان پہنچانے کی جو منظم تجویزیں بنائی گئی تھیں ان کے اثر کے نتیجہ کے طور پر ایک ذہنی مرعوبیت کا پیدا ہونا بھی ایک فطری امر تھا۔ ایک کثیر تعداد میں انگریزی لفظوں کے اردو میں سموئے جانے کے کچھ تاریخی، کچھ سماجی اور کچھ علمی وجوہات بھی ہیں۔

برطانوی حکومت نے جب ہندوستان کے سرکاری محکموں، عدالتوں، کالجوں اور جامعات کی زبان انگریزی قرار دی تو نہ صرف اعلیٰ اور اوسط طبقے کے لوگوں نے بلکہ عوام نے بھی عزت، علم، اعزاز، روزگار اور دنیوی ترقی کی خاطر محنت اور دلچسپی سے انگریزی سیکھی اور انگریزی لفظ اپنی زبان میں استعمال کرنے شروع کر دیئے۔

جس طرح یورپ میں نشاط ثانیہ کے زمانے میں یونانی

اور لاطینی زبان اور ادب انگریزوں کے لئے علم اور فن کا ماخذ بنے ہوئے تھے اسی طرح ہندوستانیوں کے لئے انگریزی زبان میں لکھی ہوئی کتابیں جدید علوم و فنون کا واحد ذریعہ بن گئیں۔ لوگ ذوق وشوق سے ان کتابوں کو پڑھتے اور خیالات والفاظ کو ذہن میں محفوظ کرتے اور بول چال میں دھراتے۔

انگریزوں کے عہد میں تعلیم یافتہ لوگوں نے سائنس کے مختلف شعبوں مثلاً طبیعات کیمیاء۔ نباتات۔ حیوانیات۔ ریاضیات۔ ارضیات اور مختلف پیشہ ورانہ مضامین مثلاً بیرسٹری۔ ڈاکٹری۔ انجینیری۔ میکانیکل اور الکٹریکل اور کمیکل انجینیری۔ زراعت۔ آب رسانی۔ آبپاشی اور مختلف میکانکی کاروبار مثلاً موٹر۔ ریلوے اور جہازوں کی میکانیات۔ ولڈنگ۔ برقی ولڈنگ۔ فٹنگ۔ الکٹرو پلیٹنگ اور مختلف صنعتوں مثلاً کپڑے۔ کاغذ۔ چمڑے۔ کھاد۔ شکر۔ دواؤں۔ اسلحہ سازی وغیرہ کی نظری اور عملی تعلیم اور تربیت اور ان کے کاروبار میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اس لئے وہ ان مضامین کی انگریزی کتابوں اور رسالوں سے واقف ہوئے اور سائنس، صنعت وحرفت اور میکانیات سے متعلق

الفاظ، اصطلاحین اور ترکیبیں ان کی زبان پر چڑھ گئیں۔
یورپی اقوام اور خاص کر انگریزوں کے ہندوستان سے تعلقات کی ابتداء چونکہ تجارت سے ہوئی اور صدیوں سے یہ تعلقات قائم ہیں اس لئے ہماری زبان میں کاروباری، معاشی اور مالیاتی نوعیت کے الفاظ کا آنا بھی ناگزیر تھا۔ ساتھ ہی ساتھ ہماری زبان کے بعض الفاظ بھی انگریزی اور دوسری یورپی زبانوں میں داخل ہوئے۔
ایسٹ انڈیا کمپنی کے خاتمے کے بعد جب ہندوستان راست برطانیہ کے تحت آگیا تو دونوں ملکوں کے درمیان سیاسی تعلقات کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ سیاسی تعلقات کی وجہ سے نہ صرف سیاسی بلکہ انتظامی فوجی، تجارتی، معاشی، سائنسی، علمی وادبی، سماجی، غذائی اور تفریحاتی نوعیت کے انگریزی الفاظ اردو میں داخل ہوگئے ہیں۔ ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء کی رات کے بارہ بجے انگریزوں کی حکومت ختم ہوگئی لیکن آج تک ان کے الفاظ کی حکومت ہماری زبان پر قائم ہے۔ اس کا سرسری اندازہ ان انگریزی الفاظ کی افراط سے لگایا جاسکتا ہے جو نیچے دئیے گئے ہیں۔ یہ لفظ خالص انگریزی زبان کے ہیں اور ہماری زندگی کے تقریباً ہر شعبہ میں جلوہ گر ہیں۔

(۱) کھیلوں میں استعمال ہونے والے الفاظ ـــ

اننگ - اسپن - اوور - بیاٹ - بڈ - برج - پلے - پلیر
ڈمیّ - ڈمبل - ڈیل - شیلڈ - شوٹ - شٹل (کاک) -
فیلڈنگ - فلش (گنجفہ) - فلوک - فاول (کھیل میں غلطی) -
گول - گراونڈ - گٹ - گیم - لیپ - ٹیم - نٹ - دہسٹ -
ہاف (بیاک، ٹائیم وغیرہ) - ہینڈی کیاپ - ہاکی -

(۲) تفریحات میں استعمال ہونے والے الفاظ -
باکسنگ - ٹاکی - اور ٹاکیز (سینما) - ڈربی - شو - فلم -

(۳) پارچہ، لباس، پہننے یا لگانے کی چیزیں - برجس -
ٹائی - نکٹائی - ریڈی (میڈ کلاتھ) - سوئیٹر - سلیپیر -
شو - شرٹ - لانگ (کلاتھ) وول - وولن - ہیاٹ - ہوڈ -

(۴) کھانے پینے میں کام آنے والے الفاظ -
اسٹابری - ایٹ ہوم - آئیس - (فروٹ) - بارلی -
بیری - بیکری - پڈنگ - جام - چاپ (مٹن چاپ) -
ڈرم - رم - مٹر -

(۵) حمل ونقل کی اصطلاحیں - اسپیڈ - برتھ
(ریل کا) - بوٹ - ڈرایور - روڈ - شنٹنگ - فرلانگ -

(۶) نسوانی اور سماجی نوعیت کے الفاظ - گرل -
گرل - میڈ - میٹنگ - ویلکم - بال - ہاو - ہوم -
ہنی مون -

(۷) ایجادات و اختراعات - اسٹو - اسٹریچر - اسٹپنی - بلیڈ - راجس (چاقو) - سلف (اسٹارٹر) - کلچ - کرین - کی - نپل - واشر یا واچر - ہینڈل - ہب - ہارن - ہوز (پائپ)

(۸) سائینسی اور میکانی اصطلاحات - اسٹیم - اسپرنگ - اسٹریلائزر - اسپارک - شاک - لائیٹ - لاوڈ (اسپیکر) - واٹر - بمپر - تھرائٹل - چوک - ولڈ - ولڈنگ -

(۹) تجارت میں رائج الفاظ - اسٹال - اسٹامپ - اسٹاک - ٹریڈ - سیل - شاپ - فر - میک - مارک -

(۱۰) صنعت و حرفت میں مروجہ اصطلاحات - اسپنڈل - شیرز - گلٹ - گلیز - ورکس -

(۱۱) مالیاتی قسم کے الفاظ - انکم - پنس - شلنگ -

(۱۲) نظم ونسق اور سیاسیات میں مستعملہ الفاظ - اسٹاف - فورمن - لاک (اپ) - وارڈ - بائیکاٹ - لیڈر - وہپ (اسمبلی یا پارٹی)

(۱۳) سامان کے لئے متداول الفاظ - اسٹول - بینچ - بورڈ - بکٹ - ٹرے - شلف - شٹر - کیان - کاٹ (سونے کا) - میاچ - ہوک -

مذکورہ بالا الفاظ کے علاوہ متفرق نوعیت کے کئی الفاظ۔ مرکبات اور اصطلاحین خالص انگریزی سے اردو میں راہ پائے ہیں۔ ان میں حسب ذیل لائق ذکر ہیں۔

ارل۔ اسٹر۔ انگلش۔ برسٹ۔ باٹے۔ ٹین۔ ٹوکن ٹرف۔ چارکول۔ ٹپ۔ ڈارلنگ۔ ڈے۔ ڈیر۔ ڈرائی (فروٹ یا کلیننگ)۔ ڈرینج۔ شاور (یا تھ) کنگ۔ گرے۔ گرین۔ مڈل۔ نائیٹ (خطاب)۔ وغیرہ

جس طرح یونان اور روم اٹلی اور فرانس ایک زمانہ میں اہل برطانیہ کے لئے تہذیب اور تمدن کا مرکز بنے ہوئے تھے اسی طرح اہل ہند کے لئے انگلستان دنیوی ترقی کا مرکز اور علوم و فنون کا گہوارہ بنا رہا۔ ہندوستانی نہ صرف علوم و فنون اور صنعت و حرفت کے حصول بلکہ سیر و سیاحت اور سماجی و سیاسی زندگی کے قریب سے مطالعے کے لئے انگلستان جاتے تھے اور واپسی میں انگریزی اداب، طرز زندگی، طرز فکر اور انگریزی الفاظ کا سرمایہ بھی ساتھ لاتے تھے۔ ہندوستان میں انگریزی انجمنوں، سوسائیٹیوں، کلبوں سے بھی ان میں اضافہ ہوا ہے۔

تعلیم یافتہ ہندوستانی انگریزوں کی ہمہ جہتی ترقی سے

اتنے متاثر ہوئے کہ انھوں نے اپنے لاکھوں ہم وطنوں کو انگریزی علوم و فنون، سائنس اور ادب سے واقف کرانے کی غرض سے انگریزی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کرانے کا انتظام کیا۔ اس خصوص میں خود حکومت ہند اور والیان ریاست نے بھی بڑی دلچسپی لی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں فورٹ ولیم کالج کلکتہ، سائنٹفک سوسائٹی علی گڈھ، نواب شمس الامراء کا دکن میں ترجمہ کا محکمہ اور دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ کی مساعی قابل ذکر ہیں۔ ترجمہ، تصنیف اور تالیف کے مرکزوں اور اس قبیل کے بیسیوں اداروں کی بدولت ایسے لوگ بھی جن کی انگریزی کی استعداد معمولی تھی نہ صرف مغربی علوم و فنون سے آشنا ہو گئے بلکہ کئی انگریزی الفاظ، مرکبوں، اصطلاحوں، محاوروں، تصورات اور خیالات سے بھی روشناس ہو گئے۔

بیسویں صدی میں مغرب کی سائنس میں غیر معمولی ترقی کی وجہ سے دنیا کی طنابیں کھنچ گئیں۔ دور دراز مقامات پر رہنے والے وسائل حمل و نقل کی ارزانی، آسانی، اور فراوانی کی وجہ سے ایک دوسرے سے قریب ہو گئے۔ موٹر۔ ریل۔ ہوائی جہاز اور بحری جہاز کی بدولت سینکڑوں متعلقہ لفظ اردو میں آ گئے۔ سینما، سینما اسکوپ، تھیٹریکل کمپنیوں، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور دوسرے سامان تفریح کے باعث ہماری لفظیات کے خزانہ میں بیش قیمت اضافہ ہوا۔

انگریزی اخباروں، میگزین، مصور رسالوں اور سستی انگریزی کتابوں کے مطالعے سے الفاظ کی ایک کثیر تعداد اردو میں داخل ہوگی۔

پہلی اور دوسری جنگ عظیم جہاں بیشمار افراد، خاندانوں، قوموں اور ملکوں کی تباہی کا باعث ہوئی، وہیں ان میں استعمال ہونے والے انواع واقسام کے آلات حرب، گیس، شل، بم، اٹیم وغیرہ۔ حملے اور مدافعت اور محاصرے کی اصطلاحیں اور ترکیبیں۔ زمین پر، سطح سمندر پر، سمندر کے نیچے اور ہوا میں لڑائیوں نیز ہوائی حملے سے حفاظت سے متعلق بہت سی اصطلاحین اور الفاظ ہماری زبان میں رائج ہوگئے۔

انگریزوں اور ہندوستانیوں کے ہر شعبہ زندگی میں وسیع اور ہمہ گیر تعلقات کی وجہ سے اردو نظم ونثر، قصوں اور کہانیوں، افسانوں اور ناولوں، ڈراموں، تنقیدوں اور سوانح عمری اور صحافت حتیٰ کہ مذہبی موضوعات پر لکھی ہوئی کتابوں میں بھی انگریزی الفاظ آگئے۔ ہماری طرز فکر، طرز ادا، اسلوب، خیالات، تصورات اور تفکرات بھی بدیسی سانچوں میں ڈھلنے لگے۔ ایک قسم کی "انگریزیت" ہمارے دل ودماغ پر چھاگئی۔ اس ذہنی اور نفسیاتی تبدیلی کی وجہ سے ہم نے ہر انگریزی شئے کو اچھا سمجھا اور اس کے ساتھ اس کے نام اور اس کے متعلقات اور مشتقات کو بھی بلاکم وکاست اپنی زبان میں داخل کرلیا۔

نقالی انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ انگریزوں کو بات چیت کرتے ہوئے دیکھ کر ہم نے بھی اپنی زبان میں بات چیت کے موقع پر انگریزی الفاظ کا استعمال شروع کر دیا۔ انگریزی داں ہندوستانیوں نے جو الفاظ بات چیت اور تحریر میں داخل کر لئے وہ یا تو انگریزوں کی زبان سے سنے ہوئے تھے یا کتابوں میں دیکھے ہوئے تھے۔ اس لئے انھوں نے انگریزی الفاظ کو بعض اوقات لفظ، ہجا اور معنی کی صحت کے ساتھ بھی استعمال کیا۔ لیکن امتداد زمانہ کے باعث ان الفاظ میں بھی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کا دیکھا دیکھی نیم تعلیم یافتہ عوام نے بھی ان کی تقلید کی جس کی وجہ سے الفاظ زبان پر کسی قدر بگڑ کر آگئے۔ عوام کی زبان پر جو انگریزی الفاظ چالو ہو گئے تھے ان میں سے چند ادب میں بھی داخل ہو گئے ہیں۔ اور بعض الفاظ ایسے بگڑے ہیں کہ ان کی اصلیت کی پہچان مشکل ہو گئی ہے۔ مثلاً۔

اڈجیوٹنٹ سے اجیٹن۔ کیمبرک سے کمرک۔ کورٹ سے کوت۔ سکریٹری سے سکتر۔ لانگ کلاتھ سے لنکلاٹ۔ پینٹلون سے تپلون۔ بیرر سے بیرا۔ ٹرمپ سے ترم۔ ٹارپالن سے ترپال۔ کمانڈ سے کمان۔ کابینٹ سے کابینہ۔ بیپٹزم سے بپتسما۔ ٹوباکو سے تماکو۔ کیٹل سے کیتلی۔ ٹربائن سے تربان۔ کارٹریج سے کارتوس۔ پلاسٹر سے پلستر۔ کارنس سے

سے کانس۔ والنیٹیہ سے بلم ٹیر۔ ورانڈا سے برانڈا۔ رِوٹ
سے ربٹ۔ کیانسٹر سے کنستر کوارنٹائین سے قرنطین۔ ٹفن سے
ٹپن۔ بچّر سے بوچڑ۔ رپورٹ سے رپٹ۔ ارڈرلی سے اردلی۔
کیلنڈر سے کاندرا۔ لالٹین سے لنتر۔ کٹ لٹس سے کٹ لس،
شیٹنگ سے ساٹن۔ دی کیانٹر سے کنٹر۔ الفانسو سے الفن۔
اسپانخ سے اسفنج۔ جنرل سے جرنل۔ فلانل سے فلالین۔ کیارا
بائن سے قرابین۔ کیانوس سے قرمچ۔ ڈرایر سے دراز۔ گوڈون
سے گودام۔ لارڈ سے لاٹ۔ نمبر سے لمبر۔ رکروٹ سے رنگروٹ۔
سیاپرس اینڈ مائنرس سے سفرمینا۔

اردو کے بعض مقرروں، شاعروں اور انشاپردازوں کی سہل انگاری سے بھی بہت سے الفاظ ہماری زبان میں داخل ہو گئے ہیں۔ تقریر اور تحریر کے وقت جب کوئی نئی بات، مشکل معاملہ، نیا خیال یا نازک مسئلہ پیش کرنا ہوتا ہے تو ذہن پر زور دینے کی بجائے ہم فوراً انگریزی الفاظ استعمال کر جاتے ہیں۔ اگر ہم سوچیں اور تلاش کریں تو خود ہماری زبان میں ایسے الفاظ ملیں گے جو مطلب اور معنے کو ادا کرنے کے اہل ہیں۔ لیکن کاہلی اور سستی کی وجہ سے ہم یہ زحمت گوارا نہیں کرتے۔ بعدازاں بلا سوچے اور سمجھے اور بغیر کسی پس و پیش کے ہم انگریزی الفاظ اپنی زبان میں استعمال کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ مترادف اردو الفاظ ہماری زبان میں موجود ہیں۔

بعض اصحاب اپنی علمیت ظاہر کرنے اور بعض انگریزی دانی کا سکہ جمانے اور بعض دفعہ محض وضعداری کی خاطر انگریزی الفاظ بول چال اور لکھنے پڑھنے میں استعمال کرتے ہیں۔

غرض کہ ہماری زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں دخیل الفاظ نہ پائے جاتے ہوں۔ یہ یورپی زبانوں کے اردو پر اثرات کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ اس سے ایک بات کا اندازہ تو ضرور ہوتا ہے کہ اردو میں غیر زبانوں کے الفاظ کو جذب کرنے اور اپنانے اور بین قومی حیثیت حاصل کرنے کی بڑی صلاحیت موجود ہے۔ علاوہ ازیں اردو میں سینکڑوں یورپی الفاظ جوں کے توں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

ایسی چیزیں جو ہمارے ملک میں نہیں پائی جاتیں مثلاً بعض پھل پھول۔ ترکاریاں۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ آرائش۔ زیبائش۔ آسائش اور فیشن کے سامان۔ مختلف اختراعات اور ایجادوں وغیرہ کے یورپی ناموں کو اختیار کرنے کی بعض وقت مجبوری بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس مفہوم کو ظاہر کرنے والے لفظ ہماری زبان میں یا تو موجود ہی نہیں تھے یا اگر موجود تھے تو ان کے مفہوم کا تعین نہیں ہو سکا تھا۔ چنانچہ حالی، سر سید وغیرہ کی تحریروں میں اکثر یورپی لفظوں کے استعمال کا اصل سبب یہی تھا۔

ایسے لفظ جو سائنٹیفک، فنی، میکانی نوعیت کے ہیں انہیں اردو نے بہ ضرورت قبول کیا ہے کیونکہ اس سے ہماری زبان کے سائنسی ادب، فنی اور میکانی طرز کی کتابوں میں ان خیالات کو ظاہر کرنے کی ضرورت پوری

ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہمیں سائنس کی اصطلاحات گھڑ لینا چاہیئے۔ چنانچہ بعض اداروں نے سائنسی الفاظ کے ترجمے بھی بڑی محنت اور مشقت سے کئے اور شایع کئے لیکن قبولیت حاصل نہ کر سکے۔ سائنسی نظریے اور سائنسی معلومات کسی خاص قوم کا ورثہ نہیں۔ سائنسی اصطلاحیں اور سائنس کا علم بین قومی نوعیت حاصل کر چکا ہے۔ تمام دنیا کے انگریزی بولنے والے ملک اور قومیں آکسیجن، نائٹروجن، ہائیڈروجن اور کاربن کا ایک ہی مطلب لیتی ہیں۔ اس لئے اگر ہم ان کے لئے نئے نئے الفاظ اپنی اپنی زبانوں میں بنا لیں تو ترقی یافتہ قوموں اور ملکوں سے سائنسی ترقی میں پیچھے ہو جائیں گے۔ اور پھر نئی اصطلاحوں کا بار ہمارے دماغ پر اتنا زیادہ ہوگا کہ ہماری ذہنی توانائی کا ایک حصہ ان کے سیکھنے، سمجھنے اور استعمال کرنے میں غیر ضروری طور پر ضائع ہوگا۔ جدید اصطلاحات پر حاوی ہونے تک دوسری قومیں سائنس کی ترقی کے میدان میں بہت آگے نکل جائیں گی۔

سائنسی اصطلاحوں کے علاوہ بہت سے ایسے یورپی الفاظ بھی اردو میں آ گئے ہیں۔ جس کے مترادف لفظ ہماری زبان میں پہلے سے موجود ہیں۔ بعض اصحاب نے ایسے دخیل الفاظ کو زبان سے نکال باہر کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ لیکن یہ تجربے کی بات ہے کہ جب دو لفظ ایک ہی مفہوم کے کسی زبان میں رائج ہو جاتے ہیں تو مرور زمانے کے ساتھ ان کے

مترادف الفاظ کے معنی، مفہوم اور مطلب میں لطیف فرق پیدا ہوتا جاتا ہے۔ چند برسوں کے بعد وہ استعمال کی وجہ سے شستہ ہو کر موتی کے مانند صاف اور شفاف ہو جاتے ہیں۔ مترادف الفاظ کی کثرت کی بدولت دقیق اور نازک سے نازک خیال آسانی سے ادا ہو سکتا ہے۔ انگریزی میں ایک لفظ کے بیسیوں مترادف الفاظ ملیں گے۔ انگریزوں نے مترادف الفاظ کو کبھی زبان کے لئے نقصان رساں خیال نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اسے ایک نعمت سمجھتے رہے۔

جب انگریزی الفاظ کثرت سے اردو میں داخل ہونے لگے تو بعض لوگوں نے اس درآمد کی مخالفت محض اس لئے کی کہ اس سے زبان غیر خالص ہو جائے گی۔ انھوں نے یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ اگر یہ غیر خالص جز زبان میں زیادہ ہو جائے تو زبان تباہ ہو جائے گی۔ ان کی ناراضگی لسانی اصولوں سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ یہ ایک اٹل لسانی حقیقت ہے کہ کوئی زبان خالص ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ ہر زبان میں دوسری زبان یا زبانوں کے کچھ نہ کچھ الفاظ ملیں گے۔ جس طرح کسی قوم یا نسل کے عوام اپنے جسم میں صرف ایک ہی قوم یا نسل کے خون کا دعویٰ نہیں کر سکتے اسی طرح کوئی زبان بھی خالص ہونے کی دعویدار نہیں ہو سکتی۔ کسی قوم یا کسی زبان

کے خالص ہونے کا ادعا ویسا ہی ہے لسانی نہیں۔ جو زبان صرف اپنی لفظیات پر بھروسہ کرتی ہے اور دوسری زبانوں کے الفاظ سے پرہیز کرتی ہے بالآخر اچھوت بن کر رہ جاتی ہے۔ برطانوی دور حکومت میں انگریزی کی غیر معمولی مقبولیت اور سرپرستی اور اس سے بیدریغ استفادہ کے باوجود اردو زبان ختم نہ ہو سکی تو انگریزوں کے چلے جانے کے بعد اس کی تباہی کے امکانات اور بھی موہوم ہو جاتے ہیں۔

یورپ اور امریکہ میں بین قومی شہرت کے بہت سے ماہرین لسانیات غیر زبانوں سے آئے ہوئے لفظوں کی تلاش اور چھان بین اور تحقیق میں رات دن مصروف ہیں۔ کیونکہ اس قسم کے لسانیاتی مطالعہ سے نہ صرف قومی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے بلکہ بین قومی سطح پر ایک قوم جس طرح دوسری قوم کو متاثر کرتی ہے اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ اس طرح یہ علم انسانی زندگی اور انسانی تہذیب و تمدن کے ارتقا کی تحقیقات میں ایک سنگ میل ثابت ہو گا۔

تاریخی پس منظر

تمام یورپی زبانوں میں جس زبان نے اردو پر عمیق، بسیط اور دیرپا اثرات مرتب کئے ہیں ان میں انگریزی سب سے زیادہ قابل ذکر ہے۔ ہماری زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں انگریزی الفاظ داخل نہیں ہوئے ہوں۔ اردو نے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں الفاظ براہ راست انگریزی زبان سے لئے ہیں۔ ان میں سے بیشتر الفاظ کچھ صوتی، صوری اور معنوی تبدیلیوں کے ساتھ اردو میں رائج ہو چکے ہیں لیکن سینکڑوں انگریزی الفاظ ایسے بھی ہیں جو بغیر کسی تبدیلی کے اردو زبان کا جز بن گئے ہیں۔ مفرد انگریزی الفاظ کے علاوہ مرکب الفاظ، محاورے، مقولے، ترکیبیں، استعارے اور کنائے خفیف سے تغیر و تبدل کے ساتھ اردو میں اپنائے گئے

ہیں۔ انگریزی زبان کے اس بیش بہا اور مختلف النوع لسانی سرمایہ کی تحقیق سے پہلے ان حالات کا تجزیہ ضروری ہے جن کے باعث ہماری زبان کے خزانہ میں یہ گراں قدر اضافے ہوئے۔

ہند میں انگریزوں کی تجارتی جدوجہد کی ابتدا

یورپ کی ان تمام اقوام میں جنھوں نے ہندوستان سے تجارت کا آغاز کیا انگریز ہی سب سے زیادہ کامیاب رہے۔ ان کی کامیابی کی بڑی وجہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی وہ معاشی جدوجہد ہے جو سترھویں صدی کے آغاز میں ہند میں شروع ہوئی۔ لیکن اس جدوجہد کی ابتدا عام وخاص کے خانگی سرمایے اور ذاتی مساعی پر تھی۔ برخلاف انگریزوں کے دوسری اقوام نے ابتدا ہی سے اپنی حکومتوں کی راست یا بالواسطہ نگرانی میں ہندوستان سے تجارت کا آغاز کیا۔ حکومتوں کے بدلنے یا بگڑنے سے ہندوستان میں ان کے تجارتی مفادات بھی بری طرح متاثر ہوتے رہے۔ پرتگیزیوں نے ہندوستان سے تجارت کے کوئی خانگی تجارتی کمپنی نہیں بنائی۔ ہندوستان کی ساری تجارت پرتگالی بادشاہ اور حکومت کے تحت رہی۔ ولندیزی ایسٹ انڈیا کمپنی حکومت ہالینڈ کے ایک ادارہ کے طور پر ہندوستان میں سیاسی، فوجی

اور تجارتی کاروبار انجام دیتی رہی۔ فرانسیسیوں نے وزرائے سلطنت کی راست سرپرستی میں مشرق سے تجارت کے لئے اپنی کمپنیاں قایم کیں۔ لیکن تمام یورپی اقوام میں انگریزوں نے ہی سب سے پہلے سنہ ۱۶۰۰ء میں ہندوستان سے تجارت کرنے کے لئے ایسٹ انڈیا کمپنی بنائی جس میں نہ صرف امرا بلکہ پبلک کا بھی سرمایہ لگایا گیا۔ انگریزوں نے ابتدا ہی سے اپنی تجارت کو حکومت کی امداد اور مداخلت سے بے نیاز رکھا۔ یہ پالیسی ہند میں ان کی تجارت اور سیاست کو فروغ دینے میں بڑی حد تک ممد و معاون ہوئی۔

انگریز سیاح

یوں تو سنہ ۱۴۹۶ء سے انگلستان کے شمال مغرب سے ہندوستان پہنچنے کی کوششوں کا آغاز ہوتا ہے لیکن جو انگریز سب سے پہلے ہند پہنچنے میں کامیاب ہوا وہ تھامس اسٹیون (Thomas Stephens.) تھا۔ اسٹیون سنہ ۱۵۷۹ء میں ہندوستان پہنچا۔ ہندوستان کی سیاحت سے متعلق اس نے جو خطوط لکھے تھے ان سے انگلستان کے تجارتی حلقوں میں بڑی دلچسپی پیدا ہوئی۔ چنانچہ سنہ ۱۵۸۳ء میں تین تاجر رالف فچ (Ralph Fitch.) جیمس نیوبری، (James. Newberry) اور لیڈس (Leedes.) خشکی کے

راستے ہندوستان پہنچے۔ ان میں سے نیوبری نے گوا میں سکونت اختیار کی۔ لیڈس شہنشاہ اکبر کے دربار میں ملازم ہوگیا اور بنگال، سیام، لنکا اور جزائر شرق الہند کے دوسرے مقامات کا سفر کرتا ہوا ۱۵۹۱ء میں انگلستان واپس ہوا۔ سولہویں صدی عیسوی میں پرتگالی ہندوستان کی تجارت پر چھائے ہوئے تھے۔ مگر جب ہسپانوی بحری بیڑہ کو ۱۵۸۸ء میں انگریزوں نے شکست فاش دی تو نہ صرف اہل اسپین بلکہ اہل پرتگال کی بحری قوت کو بھی زبردست دھکا پہنچا کیوں کہ ۱۵۸۰ء سے ۱۶۴۰ء تک اسپین اور پرتگال ایک ہی سلطنت میں ضم ہو چکے تھے۔ ۱۵۹۶ء میں جب ولندیزی سیاح کارنیلیس ہوٹمان راس امید سے ہوتا ہوا ہندوستان کے مشرقی ساحل پر لنگر انداز ہوا تو انگریزوں میں بھی ہند سے تجارت کرنے کا شوق ہوا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ولندیزی مشرق کے گرم مسالوں کی تجارت پر چھا گئے۔ انہوں نے ۱۵۹۹ء میں جب مسالوں کی قیمتیں یورپ میں کثیر منافع کی خاطر دوگنی کردیں تو انگریزوں نے راست مشرق سے تجارت کی ٹھان لی۔

پہلی تجارتی کمپنی کا قیام | چنانچہ ۳۱ ڈسمبر سنہ ۱۶۰۰ء میں ایک کمپنی بنام "دی گورنر اینڈ کمپنی آف مرچنٹس آف

لندن ٹریڈنگ ٹو دی ایسٹ انڈیز (The Governer and Co.

of Merchants of London trading. to the East

Indies.) قایم کی گئی۔ ابتدا میں اس کے سرمایہ کی مقدار

(۷۰) ہزار پونڈ اور حصہ داروں کی تعداد (۱۲۵) تھی۔

سنہ ۱۶۳۵ء میں دی اساڈا مرچنٹس (Assada Merchants)

کے نام سے انگلستان میں ایک اور تجارتی کمپنی قایم ہوئی۔ لیکن

سنہ ۱۶۵۰ء میں یہ کمپنی مذکورہ بالا کمپنی میں ضم ہوگئی۔ سنہ ۱۶۵۴ء میں آلیور

کرامول کے عہد حکومت میں ایک دوسری کمپنی موسومہ "کمپنی آف مرچنٹ

اڈونچررس" (Company of Merchant Adveuturers.

قایم ہوئی۔ لیکن سنہ ۱۶۵۶ء میں یہ بھی پہلی کمپنی میں مل گئی۔ سنہ ۱۶۹۸ء

میں ایک تیسری کمپنی جنرل سوسائٹی ٹریڈنگ ٹو دی ایسٹ انڈیز

General Soeiety trading to the East Indies.)

ایک کثیر سرمایہ سے وجود میں آئی۔ سنہ ۱۷۰۹ء میں لارڈ گوڈالفن

(Lord Godolphin.) کی ثالثی کی رو سے پہلی اور آخری

کمپنیاں ایک دوسرے سے مل کر "دی یونائیٹڈ کمپنی آف مرچنٹس

آف انگلینڈ ٹریڈنگ ٹو دی ایسٹ انڈیز ((the United Company of Merchants of England trading to the East indies.) کی شکل میں نمودار ہوئیں۔

ایسٹ انڈیا کمپنی

دراصل یہی وہ کمپنی ہے (جو عام طور پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے موسوم ہے) جو سنہ ۱۸۵۷ء تک ہندوستان پر تجارت کی آڑ میں ڈہائی سو برس سے زیادہ عرصہ تک حکومت کرتی رہی۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کی فتوحات

سنہ ۱۶۰۰ء سے سنہ ۱۶۱۲ء تک کمپنی کے انگریز تاجروں نے بارہ مرتبہ ہندوستان اور دیگر مشرقی ممالک سے انفرادی حیثیت میں تجارت کی۔ سنہ ۱۶۱۲ء کے بعد مشترکہ سرمایہ کے اصول پر ایسٹ انڈیا کمپنی اور ہندوستان کے درمیان تجارت ہونے لگی۔ کپتان ہاکنس (Capt. Hawkins) سنہ ۱۶۱۱ء تک ایسٹ انڈیا کمپنی کے نمایندہ کے طور پر آگرہ میں رہا اور یہ شاہ انگلستان (جیمس اول) کی شہنشاہ جہانگیر کے دربار میں نمایندگی کرتا تھا۔ سنہ ۱۶۱۵ء میں سر ٹامس رو (Sir Thomas Roe) نے جہانگیر کے دربار میں سفارت کے فرائض انجام دیے۔ اس اثنا میں انگریزوں کو پرتگیزوں اور

ولندیزیوں سے کئی بحری لڑائیاں لڑنی پڑیں۔ ۱۶۲۰ء تک انگریز مسولی پٹم سورت، عدان، سیام، گوگرا، احمد آباد، خلیج کامبے (Cambay) پٹنہ اور آگرہ میں اپنی تجارتی ایجنسیاں یا کمپنیاں قایم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

جزائر شرق الہند میں ولندیزیوں کی بڑھتی ہوئی عداوت سے تنگ آکر ۱۶۲۴ء میں انگریزوں نے تجارت کے سلسلہ میں اپنی پوری توجہ ہندوستان کے ساحلی مقامات پر مرکوز کر دی۔ ۱۶۳۲ء میں انہوں نے گولکنڈہ کے بادشاہ عبد اللہ قطب شاہ کے حکم سے مسولی پٹم میں دوسری مرتبہ اپنی فیاکٹری قایم کی۔ اور ادہر شمال میں ۱۶۳۴ء میں شہنشاہ شاہ جہاں سے فرمان حاصل کیا اور بنگال میں تجارت کی اجازت حاصل کر لی۔ ۱۶۳۹ء میں فرانس ڈے نے کمپنی کی جانب سے ہندوستان کے مشرقی ساحل سے تجارت کے لئے مدراس پٹم یا مدراس کو منتخب کیا۔ (۱۴) سال کے بعد مدراس کو اتنی اہمیت حاصل ہو گئی کہ اسے پریزیڈنسی کا درجہ دیا گیا۔ ۱۶۶۱ء میں جب چارلس دوم اور کیتھرائین آف برگانزا کی شادی ہوئی تو بندرگاہ بمبئی اس پرتگالی شہزادی کے جہیز میں آیا۔ شاہ انگلستان نے بمبئی کو برائے نام دس پونڈ سالانہ کے معاوضہ میں ۱۶۶۸ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو پٹہ پر دیدیا۔ چند سال کی مدت میں بمبئی نے اتنی ترقی کر لی کہ

سنہ ۱۶۸۷ء میں بجائے سورت کے اسے مغربی ہند کی تجارت کا مستقر قرار دیا گیا۔ سنہ ۱۶۸۱ء میں انتظامی سہولت کی خاطر بنگال کو مدراس سے الگ کر دیا گیا اور بنگال کے لئے ایک علٰحدہ گورنر مقرر کیا گیا جسکے تحت قاسم بازار، پٹنہ، بالاسور، مالدہ اور ڈھاکہ کی تجارتی کمپنیاں تھیں۔ سنہ ۱۶۸۶ء میں کلکتہ کو انگریزوں نے آباد کیا۔ جب انگریزوں کو اس قدر شاندار کامیابیاں ہونے لگیں تو ان کے مسلک میں بھی فرق آنے لگا۔ چنانچہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہندوستان میں اپنی پالیسی میں بنیادی تبدیلی کر لی۔ اب وہ محض کارخانے قایم کرنے، تجارتی کوٹھیاں بنانے یا ساحلی مقامات پر قلعہ بند ہو کر تجارت کرنے پر قانع نہیں رہی بلکہ اس نے ہندوستان کے مقبوضہ علاقوں پر حکومت کرنے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ سنہ ۱۶۸۹ء سے علاوہ تجارت کے حکومت کرنے کی پالیسی عملی طور پر اختیار کی گئی۔ اورنگ زیب کے آخری زمانے میں مغل سلطنت سے ان کی پرخاش ہو گئی تھی۔ چونکہ ہوگلی میں انہوں نے بغیر اجازت قلعہ بنا لیا تھا شہنشاہ اورنگ زیب نے ان کی تمام رعایتیں منسوخ کر دیں لیکن ان کے بادشاہ جیمز دوم نے معافی چاہی تو پھر ان کو اجازت دیدی گئی۔ سنہ ۱۷۰۷ء میں شہنشاہ اورنگ زیب کا انتقال ہو گیا تو ہندوستان میں چاروں طرف طوائف الملوکی پھیل گئی،

اور مرہٹوں کی ایک نئی طاقت کھڑی ہو گئی تو انگریزوں نے موقع کو غنیمت جانا اور ہندوستان پر حکومت کے منصوبوں کو اور آگے بڑھا دیا۔

سترھویں صدی کے آخری حصہ میں ولندیزیوں نے پرتگیزی قوت کو ہندوستان کے ساحلی مقامات پر تباہ و برباد کر دیا۔ انگریزوں نے ولندیزی طاقت کو جو ساحل مالابار اور ساحل کارانڈل پر غیر معمولی اہمیت حاصل کر چکی تھی، خلیج بنگال اور بحیرہ عرب میں دفن کر دیا۔ فرانسیسیوں نے جب جنوبی ہند میں سر اٹھایا تو ایسٹ انڈیا کمپنی نے (سنہ ۱۸۶۱ء) میں ان کا خاتمہ کر دیا۔

اٹھارویں صدی عیسوی میں کئی یورپی کمپنیاں مثلاً جرمن کمپنی یا آسٹنڈ کمپنی (سنہ ۱۷۲۲ء)، سویڈش کمپنی (سنہ ۱۷۳۱ء)، ہسپانوی کمپنی (سنہ ۱۷۳۳ء)، پروشین کمپنی (سنہ ۱۷۵۰ء)، ہندوستان سے تجارت کے لئے قایم ہوئیں لیکن یہ سب ناکام رہیں اور ان کے مقابلے میں صرف انگریزوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی ہی سرسبز ہو سکی۔

کلیو (۱۷۵۸ء تا ۱۷۶۰ء)

اٹھارویں صدی کے نصف آخر میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہندوستان میں جو شاندار کامیابیاں حاصل ہوئیں اور جو وسیع علاقے قبضہ میں آئے

ان کی ابتدا کلیو کی فوجی کمان سے ہوتی ہے۔ کلیو نے پہلے ۱۷۵۱ء میں محاصرہ ارکاٹ میں فرانسیسیوں اور چندہ صاحب کو شکست دی۔ جون ۱۷۵۷ء میں سراج الدولہ حاکم بنگال کا پلاسی کی جنگ میں خاتمہ کر دیا اور اس سے فایدہ اٹھا کر ہندوستان کے مشرق میں انگریزی حکومت کی بنیاد رکھدی۔ ۱۷۵۸ء میں کلیو کو بنگال کے تجارتی اداروں اور مقبوضہ علاقوں کا گورنر بنایا گیا۔ یہ اس کی پہلی گورنری ہے جو تین سال تک (۱۷۵۸ء تا ۱۷۶۰ء) رہی۔ اس کی اتنی طاقت ہو گئی تھی کہ ۱۷۶۴ء میں بکسر کے مقام پر شہزادہ عالی گہر یعنے شاہ عالم ثانی اور شجاع الدولہ نواب وزیر اودھ کی فوجوں کو پٹنہ اور بہار میں شکست دی جس میں میر قاسم بھی شریک تھا۔ جنوب میں اس کی فرستادہ فوجوں نے کرنل فورڈ (Col. Forde) کی کمان میں فرانسیسیوں کو شکست دے کر مسولی پٹم پر قبضہ کر لیا۔ اس کامیابی سے حیدرآباد پر بھی اثر پڑا۔ نواب صلابت جنگ والی حیدرآباد نے انگریزوں سے مئی ۱۷۵۹ء میں ایک معاہدہ کر لیا جس کی رو سے فرانسیسیوں کی بجائے انگریز حیدرآباد اور شمالی سرکار میں بہتر موقف میں ہو گئے۔ اسی سال مدراس کے آگے جب فرانسیسیوں سے ان بن ہو گئی تو فرانسیسی بھاری نقصان کے ساتھ محاصرہ اٹھانے پر مجبور ہو گئے۔ چنسورہ پر ولندیزیوں کی

بھاری شکست ہوئی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی ہر طرف سے محفوظ ہو گئی۔

کلیو کا دوسرا عہد گورنری (۱۷۶۵ء سے ۱۷۶۷ء) تک ہے۔ اس عہد میں کمپنی کو اور بھی فروغ ہوا۔ ہندوستان کے مشرق میں کمپنی کی معاشی بنیادیں مضبوط ہو گئیں۔ ۱۷۶۵ء میں شاہ عالم ثانی کے حکم سے مشرق میں بنگال، بہار، اڑیسہ اور جنوب میں شمالی سرکار کا دیوانی یا مالیاتی نظام کمپنی کے سپرد کیا گیا اور سیول نظام حکومت متعلقہ نوابوں کے تحت۔ کمپنی کی معاشی بنیادیں مستحکم کرنے کے بعد کلیو نے خود اسکی اندرونی اصلاح پر توجہ کی۔ کمپنی کے بہت سے عہدہ دار خانگی تجارت میں مصروف تھے۔ کلیو نے ان کی خانگی تجارت مسدود کر دی۔ اس نے فوجی اور سیول عہدہ داروں کی تنخواہ میں معتد بہ اضافہ کیا تاکہ وہ رشوت ستانی اور تحفہ تحایف کی علت سے باز رہیں۔ اس کے بعد ۱۷۶۷ء میں کلیو ہمیشہ کے لئے ہندوستان سے رخصت ہو گیا جبکہ انگریزی مقبوضاتی حکومت کا ڈھانچہ تیار ہو چکا تھا۔ اس کے بعد وارن ہیسٹنگز کے ۱۷۷۲ء میں بحیثیت گورنر بنگال آنے تک پانچ سال کے عرصہ میں ہندوستان میں کوئی اہم تبدیلیاں نہیں ہوئیں۔

ہیسٹنگز: (۱۷۷۲ء تا ۱۷۸۵ء) کلیو کے بعد جس شخص نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے اثر، اقتدار اور مقبوضات میں اضافہ کیا وہ وارن ہیسٹنگز تھا۔

ہیسٹنگز ۱۷۷۲ء سے ۱۷۷۴ء تک بنگال کا گورنر رہا۔ اکتوبر ۱۷۷۳ء میں لارڈ نارتھ کے عہد وزارت میں برطانوی پارلیمان نے قانون تنظیمی (Regulating Act) پاس کیا۔ اس کی رو سے گورنر جنرل کا عہدہ تراشا گیا تاکہ اس کی بدولت کمپنی کے وسیع تجارتی کاروبار اور مقبوضاتی معاملات کو ایک مرکز کے تحت لایا جائے۔ ۱۷۷۴ء میں وارن ہیسٹنگز کو کمپنی کی جانب سے تمام ہندوستان کا اعلیٰ ترین عہدہ دار یعنی گورنر جنرل بنایا گیا۔ ۱۷۸۵ء تک وارن ہیسٹنگز نے اپنے فرائض ایک چار رکنی کمیٹی کے مشورہ سے گو اس کو اراکین کونسل سے کبھی کبھی سخت مقابلہ کرنا پڑتا تھا نہایت تدبر اور فراست سے انجام دیئے۔ اگر کلیو نے ہندوستان میں برطانوی مقبوضاتی حکومت کی بنیاد رکھی تو ہیسٹنگز نے اس بنیاد پر ایک وسیع اور شاندار عمارت تعمیر کی۔ ہیسٹنگز نے سب سے پہلے کلیو کے دوعملی "دیوانی" نظام کو ختم کیا اور تمام مقبوضہ علاقوں میں دیوانی، فوجداری اور عدالتی اختیارات خود سنبھال لئے۔ اس نے

بنگال کے کم سن نواب کے الونس میں کمی کر دی۔ شاہ عالم کے سالانہ نذرانہ کو موقوف کر دیا۔ چیت سنگھ اور بیگمات اودھ کو لوٹ کر کمپنی بہادر کو مالیاتی اعتبار سے نہایت مستحکم کر دیا۔

انگریز اور مرہٹہ قوتیں

پانی پت کی ۱۷۶۱ء کی شکست کے باوجود مرہٹہ طاقت پھر ابھر رہی تھی۔ بنگال کی حفاظت کے لیے ہیسٹنگز نے مشرق میں نواب وزیر اودھ سے معاہدہ کر لیا۔ اس نے نہ صرف الہ آباد اور کنورا کا علاقہ ایک کثیر رقم کے معاوضہ میں فرمانروا اودھ کے حوالہ کیا بلکہ اودھ کے شمال مغرب میں شوریدہ سر روہیلہ سرداروں کی بھی سرکوبی کی۔ ابتدا میں ہیسٹنگز کی یہ پالیسی تھی کہ ان دیسی مسلمان ریاستوں کو تقویت پہنچائی جائے جو کمپنی کے مقبوضہ علاقوں اور مرہٹوں کے درمیان بفر (buffer) کا کام دیں۔ نواب اودھ کی مدد اسی پالیسی کے تحت کی گئی تھی۔ لیکن مسلمان حکمران اتنے کمزور ہو چکے تھے کہ ان میں اب کامیاب مدافعت یا جارحانہ اقدام کی سکت باقی نہ تھی۔ جب دہلی پر مرہٹے چھا گئے اور انہوں نے شاہ عالم کو انگریزوں کے خلاف اپنے ساتھ کر لیا تو ہیسٹنگز نے جان لیا کہ کمپنی کے بقا کے لئے مرہٹوں سے ٹکر ناگزیر ہے۔

اس وقت مرہٹوں کی قیادت کے لیے رگھوناتھ راؤ اور نانا فرنویس (Nana Phadnavis) میں زور آزمائی ہو رہی تھی۔ انگریزوں نے سالسیٹی (Salsette) اور بسین (Bassein) کے معاوضہ کے وعدہ میں رگھوناتھ راؤ سے معاہدہ کر لیا۔ ادھر چھوٹی چھوٹی مرہٹہ قوتوں نے نانا فرنویس کا ساتھ دیا۔ انگریزوں اور مرہٹوں کے درمیان ۱۷۷۵ء سے ۱۷۸۱ء تک لڑائیاں ہوتی رہیں جو تاریخ میں پہلی مرہٹہ جنگ کے نام سے مشہور ہے۔ ہیسٹنگز نے بڑی ترکیب سے بعض راجاؤں کو ترغیب و تحریص کے ذریعہ نانا فرنویس سے الگ کر لیا۔ جب اس کے دو مشہور فوجی کمانڈروں جنرل گوڈارڈ (Goddard) نے گجرات پر اور کپتان پوپھام (Popham) نے گوالیار پر قبضہ کر لیا تو مرہٹوں نے ۱۷۸۲ء میں ہیسٹنگز سے دب کر صلح کر لی۔ اس صلح نامے کے ذریعے سالسٹے، الیفنٹہ (Elephanta) اور بعض چھوٹے جزیرے انگریزوں کے تحت آ گئے۔ صلح نامہ سالسیٹی کی وجہ سے انگریزوں کو نہ صرف مرہٹہ قوتوں (Maratha Confederacy) سے بیس سال کے لیے امن حاصل ہوا بلکہ ان کی فوجی قوت شمالی اور وسطی ہند میں بھی تسلیم کر لی گئی۔

حیدر علی والئی میسور ہیسٹنگز شمالی اور وسطی ہند میں مرہٹہ طاقتوں سے الجھا ہوا تھا کہ جنوبی ہند میں حیدر علی والی میسور کرناٹک میں کمپنی کے مقبوضہ علاقوں کو فتح کرتا ہوا اور دیسی ریاستوں کو روندتا ہوا شہر مدراس کی دیواروں تک پہنچ گیا ہیسٹنگز نے سرایری کوٹ (Sir Eyre Coote) اور کرنل پیرس (Col. Pearse) کی کمان میں خشکی اور سمندر کی راہ سے دو فوجیں مدراس پریزیڈنسی کی مدد کے لئے روانہ کیں۔ حیدر علی کی موت سے پہلی جنگ میسور ختم ہوئی۔ چند اور لڑائیوں کے بعد ۱۷۸۴ء میں انگریزوں اور ٹیپو سلطان میں ایک معاہدہ دوستی طے پایا جس کے ذریعہ دونوں نے مفتوحہ ملکوں کو ایک دوسرے کے حوالہ کر دیا۔ ہیسٹنگز نے نہ صرف بنگال اور بمبئی بلکہ مدراس پریزیڈنسی کی بھی بڑی مدد کی اور اس کے حیطۂ اقتدار کو کافی وسیع کر دیا۔ اس طرح اس نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے کاروبار میں ہر لحاظ سے ترقی اور وسعت کے مواقع پیدا کر دیئے اور انگریزی شہنشاہی حکومت کی جڑیں ہندوستان میں مضبوط کر کے ۱۷۸۵ء میں انگلستان واپس ہو گیا۔

کمپنی کا پورے ہندوستان پر قبضہ

ہیسٹنگز کے ۱۷۸۵ء میں جانے کے بعد سے (۱۸۵۶ء) تک بعض مشہور گورنر جنرل مثلاً کارنوالس (۱۷۸۶ء۔۱۷۹۳ء)۔ ولزلی (۱۷۹۸ء۔۱۸۰۵ء)۔ مارکوئیس آف ہیٹنگز (۱۸۱۴ء۔۱۸۲۳ء)۔ ہارڈنگ (۱۸۴۴ء۔۱۸۴۸ء) ڈلہوزی (۱۸۴۸ء۔۱۸۵۶ء) ہندوستان آئے جنہوں نے کمپنی بہادر کی حکومت نہ صرف تمام ہندوستان پر پھیلا دی بلکہ ہند کے اطراف واکناف کے چند اہم آزاد و نیم آزاد علاقوں پر بھی اپنا اقتدار جما دیا۔

ہند کی پہلی جنگ آزادی

یہ انگریزی اقتدار کا پہلا دور تھا جس میں کمپنی اور کمپنی کے عہدہ دار حکومت کرتے رہے۔ گو اس میں بعض مرتبہ کبھی ارکان پارلیمنٹ بھی مداخلت کرتے رہے لیکن انیسوین صدی کے وسط میں حالات نے پلٹا کھایا۔ ۱۸۵۷ء میں ایک سیاسی تلاطم برپا ہو گیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ ہندوستان کے مختلف طبقے انگریزی حکومت سے ناراض ہو گئے اور ناراضی بڑھتے ہوئے نوبت یہاں تک پہنچی کہ بالآخر گورنر جنرل کیننگ اول (۱۸۵۶ء۔۱۸۶۲ء) کے زمانہ میں ہندوستان کی جنگ آزادی کا آغاز ۱۰ ارمئی ۱۸۵۷ء کو اور اس کا خوں فشاں انجام اپریل ۱۸۵۹ء میں ہوا۔ اس کو انگریز غدر کہتے ہیں لیکن یہ دراصل جنگ آزادی تھی جس میں

ہندوستانیوں نے انگریزوں کو ہندوستان سے باہر نکالنے کی کوشش کی تھیں مگر یہ کوشش ناکام ہوئی۔ انگریزوں نے اس شورش کو بری سختی سے دبا دیا۔ لیکن اس کا سیاسی اور دستوری نتیجہ یہ ہوا کہ کمپنی کی حکومت ختم کر دیگئی اور ہندوستان راست حکومت انگلستان کے تحت آگیا۔ چنانچہ اگسٹ ۱۸۵۸ء میں برطانوی پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے تحت ایسٹ انڈیا کمپنی کے ڈھائی سو سالہ اقتدار (۱۶۰۰ تا ۱۸۵۸ء) کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوگیا اور ملکہ وکٹوریہ ہندوستان کی قیصرہ ہوگئیں۔ پارلیمنٹ کے حکم سے سکریٹری آف اسٹیٹ ہند کو (جو برطانوی کابینہ کا رکن بھی تھا) کمپنی بہادر کا سارا اقتدار منتقل کر دیا گیا۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کا خاتمہ

سکریٹری آف اسٹیٹ ہند برطانوی حکومت کے نامزد کردہ پندرہ اراکین کی کونسل کی مدد سے اور وائسرائے کے توسط سے ہندوستان پر حکومت کرنے لگا۔ یہ ہندوستان کا دوسرا دور ہے جس کو زیر تاج برطانیہ کہا جاتا ہے۔

۱۸۵۸ء کے نئے ایکٹ کے تحت لارڈ کیننگ ہندوستان کے پہلے وائسرائے مقرر کئے گئے۔ ۱۸۵۸ء سے ۱۴ جنوری ۱۹۴۷ء کی آدھی رات تک جب کہ ہندوستان آزاد ہوگیا (۱۶) وائسرائے گذرے ہیں۔

ہند اور انگلستان کے ۳۴۷ سالہ معاشی و سیاسی تعلقات

۱۶۰۰ سے ۱۸۵۸ء تک کم و بیش ۲۵۸ سال ایسٹ انڈیا کمپنی کے توسط سے ہندوستان انگلستان سے وابستہ رہا اور اس کے بعد زیر تاج برطانیہ ۸۹ برس (۱۸۵۸ تا ۱۹۴۷) اس کے تعلقات رہے۔ ظاہر ہے کہ اس وسیع مدت میں برطانوی حکومت اور برطانوی عوام سے ہندوستان کے ہمہ گیر تعلقات پیدا ہو گئے یعنی ۱۶۰۰ سے ۱۹۴۷ء تک اہل انگلستان اور اہل ہند کسی نہ کسی حیثیت سے ایک دوسرے سے قریب تر رہے ہیں۔ اور یہ ۳۴۷ سالہ رابطہ کم موثر نہیں رہا۔ ہماری تہذیب۔ تمدن۔ طرز فکر۔ معاشرت۔ معیشت۔ سیاست اور زبان و ادب پر مغرب کی اس جلیل القدر قوم کے اثرات کا پڑنا ضروری تھا۔ چنانچہ زندگی کے ہر شعبہ میں اس زبان کے سیکڑوں الفاظ پائے جاتے ہیں۔

انگریزی زبان کے جو اثرات اردو زبان پر پڑے ہیں ان کی تلاش، چھان بین اور تحقیق اس کتاب کا اہم ترین حصہ ہے۔ اس لئے اس ضروری تاریخی پس منظر میں ان لسانی۔ تشکیلی۔ صوتی اور حرفی تبدیلیوں پر تفصیل کے ساتھ بحث کی جائے گی جو اردو میں اس اہم یورپی زبان کی بدولت واقع ہوئے ہیں۔

انگریزی الفاظ

اردو میں خاص انگریزی زبان کے بہت سے الفاظ زندگی کے تقریباً ہر شعبہ میں آگئے ہیں۔ ذیل میں ان سے بحث کی گئی ہے۔

ایکڑ (acre) اردو میں زمین کے پیمانے کے طور پر مستعمل ہے۔ ایک ایکڑ زمین ۴۸۴۰ مربع گز کے مساوی ہے۔ قدیم انگریزی (اینگلو سیکسن) میں یہ لفظ چراگاہ کے معنی میں مستعمل تھا۔ بعد میں زمین کے پیمانے کے مفہوم میں استعمال کیا جانے لگا۔

آئیس (ice) برف کے لئے بات چیت میں چالو ہے۔ اس کے مرکبات آئیس کریم آئیس فروٹ آئیس بکس تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہیں انکم (income) آمدنی کے مفہوم میں انگریزی پڑھے لکھے لوگ کبھی کبھی استعمال کرتے ہیں لیکن اس کے

مرکبات انکم ٹیکس۔ انکم ٹیکس آفس۔ انکم ٹیکس افسر نہ صرف بول چال میں بلکہ بعض وقت تحریر میں بھی رائج ہیں۔

یہ لفظ انگریزی کے "ان" اور "کم" سے مرکب ہے۔ اننگ (inning) کرکٹ کی اصطلاح میں کھیلنے کی باری کے مفہوم میں مروج ہے۔ یہ اردو میں اننگ رہ گیا۔ اسپیر (spare) کے معنی فالتو یا زاید کے ہیں۔ یہ انگریزی لفظ اردو بات چیت میں بھی نہیں آتا۔ البتہ اس کا مرکب اسپیر پارٹ میکانکی اصطلاح کے طور پر بول چال میں رائج ہے، تحریر میں نہیں آتا۔ اسپارک (spark) شرارے یا چنگاری کے لئے اردو میں شاذ ہے۔ لیکن اس کے مرکبات اسپارکنگ پلگ۔ اور الکٹرک اسپارک رائج ہیں۔ اسپیڈ (speed) رفتار یا چال کے لئے بات چیت میں ہے۔ اس کا مرکب اسپیڈ و میٹر جس سے موٹر کی رفتار اور طے شدہ مسافت معلوم کیجاتی ہے اردو تحریر اور تقریر دونوں میں مروج ہے۔ اسپن (spin) ٹینس اور کرکٹ میں گیند پھینکنے کے ایک انداز کے لئے رائج ہے۔ اس سے اسپن بولر۔ اسپن سروس۔ اسپن بال۔ اسپنر۔ بال اسپن کرنا یا بال کو اسپن دینا وغیرہ۔ اسپنڈل (spindle) چرخی کے تکلے کے لئے بات چیت میں ہے۔ اشٹاف (staff)

عملہ کے لئے عام لفظ ہے۔ فوجی اصطلاح میں اس کے مرکبات۔ رجمنٹل اسٹاف۔ جنرل اسٹاف۔ اسٹاف کالج۔ اسٹاف افسر۔ اسٹاف سارجنٹ وغیرہ مستعمل ہیں۔ اس کے علاوہ اسٹاف کلب اور پرسنل اسٹاف بھی عام ہیں۔ **اسٹال** (stall) انگریزی میں ابتداءً جانوروں کو (کھڑا) رکھنے کی جگہ کے مفہوم میں استعمال ہوتا تھا۔ بعد ازاں سامان رکھنے کی جگہ اور پھر چھوٹی "دوکان" کے معنی میں استعمال ہوا۔ اردو میں یہ لفظ آخری مفہوم میں مستعمل ہے۔ اس کا مرکب بک اسٹال بھی ہماری زبان میں رائج ہے۔ **اسٹام یا اسٹامپ** (stamp) اردو میں عام لفظ ہے جو ڈاک کے اسٹامپ مہر یا دستاویز لکھنے کے خاص کاغذ کے لئے مستعمل ہے۔ یہ اردو افعال کے ساتھ بھی آتا ہے۔ جیسے اسٹام لگانا۔ اسٹام چسپاں کرنا۔ اسٹام فروخت کرنا وغیرہ۔ اس کے گنگا جمنی مرکبات "اسٹام فروش" اور "اسٹام فروشی" بھی اردو میں رائج ہیں۔ اس کے انگریزی مرکبات اسٹامپ ایکٹ اور اسٹامپ آفس بھی اردو میں آتے ہیں۔ "محصول اسٹامپ" (وہ محصول جو بعض قانونی دستاویزات پر لگایا جاتا ہے) کی اصطلاح بھی اردو میں مستعمل ہے۔ "اسٹامپ" انگریزی میں زمین پر زور سے پاؤں مارنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، اس مفہوم میں رائج نہ ہو سکا۔ اس لفظ کا

ایک گنوار وردپ "اشٹام" ہے۔ منیر نے اپنے ایک شعر میں اشٹام کا لفظ اس طرح باندھا ہے۔

دستخط مہریں نوٹ اور اشٹام ـــ جعلسازی کے کرتے ہیں سب کام

اسٹینڈ (stand) ٹھیراؤ، قیام یا جگہ کا مفہوم رکھتا ہے۔ یہ لفظ عام طور پر رایج ہے اور دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی استعمال میں آتا ہے جیسے بس اسٹانڈ۔ بینڈ اسٹانڈ۔ ٹوپی کا اسٹانڈ وغیرہ۔

اسٹار (star) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ مرکبات میں رایج ہے جیسے فلم اسٹار۔ فلمی اسٹار۔ اسٹار آف انڈیا (وہ خطاب جو ۱۸۶۱ء میں ہندوستان کی حکومت کے انگلستان کے تحت آنے کی یادگار میں تجویز ہوا تھا) وغیرہ۔ اسٹارٹ (start) انفرادی حیثیت سے غیر مستعمل ہے۔ لیکن دوسرے الفاظ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے موٹر اسٹارٹ کرنا۔ اسٹارٹ کا مشتق "اسٹارٹر" سلف اسٹارٹر میں آتا ہے۔ اسٹیم (steam) بھاپ یا بخار کے معنی میں عام نہیں ہے۔ اس کے مرکبات اسٹیم انجن۔ اسٹیم گیس۔ اسٹیم بوٹ۔ اسٹیم باتھ۔ اسٹیم بائلر اسٹیم بکس وغیرہ اصطلاحی حیثیت سے اردو میں رایج ہیں۔ اسٹیم کا مشتق اسٹیمر دخانی کشتی کے مفہوم میں اردو میں مروج ہے۔ چنانچہ اکبر نے اسٹیمر کو اس طرح باندھا ہے۔

گم ہیں میری نظر سے وہ ساحل دل آویز
ناکامیوں کی موجیں بہنے لگیں بہت تیز
اسٹیمر اپنی ہم کو دیتے نہیں یہ انگریز
کشتی شکستگانیم اے باد شہر طاہر خیز
باشد کہ باز بینیم آن یار آشنا را

اسٹیل (steel) فولاد کے معنی میں بات چیت میں رائج ہے۔ اس کا مرکب اسٹیل پن (وہ قلم جس میں زبان اور ہولڈر اسٹیل کے ہوتے ہیں) تحریر میں بھی مروج ہے لمیٹیڈ کمپنیوں کے ناموں اور اصطلاحوں میں بھی یہ لفظ آتا ہے۔ جیسے اسٹیل لمیٹڈس وغیرہ۔

اسٹپ (sten) قدم کے معنی میں فوج اور انگریزی ناچ میں بول چال میں چالو ہے۔ اس کا مشتق اسٹپنی (stepney) کوتل پہیئے کے لئے اردو میں رائج ہے جو موٹر کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔

اسٹوارڈ (steward) بڑے گھرانے کے داروغہ یا منتظم کے مفہوم میں انگریزی پڑھے لکھے لوگوں کی بول چال میں آتا ہے۔ اسٹک (stick) بات چیت میں شاذ ہے، مگر اس کا مرکب لپ اسٹک۔ شیونگ اسٹک تحریر اور تقریر میں

رائج ہے۔ اسٹاک (stock) تجارتی اصطلاح میں سامان کے ذخیرہ اور کسی کمپنی کے مشترکہ سرمایہ کے لئے آتا ہے۔ اس کے مرکبات اسٹاک اکسچینج۔ اسٹاک بروکر۔ اسٹاک بک۔ اسٹاک کمپنی۔ اسٹاک مارکٹ اردو میں رایج ہیں۔ اس انگریزی لفظ سے بنی ہوئی ایک اصطلاح اسٹاک اینڈ شیرز مارکٹ بھی مروج ہے۔ اس کا فاعل اسٹاکسٹ بھی مستعمل ہے۔ اسٹول (stool) تپائی کے معنی میں اردو میں آتا ہے۔ اسٹروک (stroke) کسی کھیل میں وار یا ضرب یا ہاتھ مارنے کے مفہوم میں بول چال میں چالو ہے۔ تیرنے کی اصطلاح "برسٹ اسٹروک" اور مشین کی اصطلاح میں بھی یہ لفظ آتا ہے۔ اردو کی اصطلاح "ایک جنبش قلم یا قلم کی ایک حرکت" انگریزی اصطلاح (a. s. of the pen) کا ترجمہ معلوم ہوتی ہے۔ اوٹ (oat) جَو کی قسم کے ایک خاص اناج کے نام کے لئے۔ اولڈ (old) بات چیت میں کم آتا ہے مگر اس کے مرکبات اور اصطلاحیں جیسے اولڈ بائے۔ اولڈ بائیز ڈنر۔ اولڈ بائیز اسوسیئشن وغیرہ مستعمل ہیں۔ ارل (earl) انگلستان کے امراء کا قدیم ترین خطاب جو مارکوئیس اور وائکونٹ کے درمیانی درجہ کا ہوتا ہے۔ جیسے ارل آف گاڈون

وغیرہ۔ اردو میں ارل سے "ارلیہ" ارل کی ریاست یا درجہ کو ظاہر کرنے بنا لیا گیا ہے۔ ارل کو اکبر نے اپنے ایک شعر میں اس طرح باندھا ہے۔

کہتی ہے زرا کہر مجھ سے وہ گرل کیا تجھ سے ملوں کہیں کا تو ڈیوک نہ ارل

ایسٹر (easter) عیسائیوں کا تہوار جو ہر سال ۲۴ مارچ یا اس کے بعد کے پہلے اتوار کو منایا جاتا ہے۔ یہ لفظ اردو تحریر میں رائج ہے۔ "ایسٹر کی تعطیلات" سے طالب علم اچھی طرح واقف ہیں۔ **انگلش** (English) اردو میں عام ہے یہ لفظ انگلستان کی زبان اور قوم دونوں کیلئے مروج ہے۔ پنشن خوار سپاہی کے لئے "انگلشیا" کی ترکیب بھی رائج ہے۔ سرسید احمد خان نے انگلش گورنمنٹ اور انگلش ایجوکیشن کو کئی مرتبہ اپنے مضامین (آخری مضامین سرسید) میں استعمال کیا ہے۔ اوور (over) انگریزی سابقہ ہے جو اوپر یا آر پار اور کرکٹ کے کھیل میں ختم کے معنوں میں ہے۔ یہ سابقہ کے طور پر دوسرے الفاظ کے پہلے آتا ہے۔ جیسے اوورسیر (overseer) جو انگریزی کی طرح اردو میں بھی

---

(۱) ج ۱، ص ۱۷۔ (۲) ج ۳۰۶۔

محکمہ تعمیرات کے داروغہ یا نگران کار کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس لفظ سے بنے ہوئے بعض دوسرے مرکبات۔ اور اصطلاحیں بھی اردو بول چال میں رائج ہیں مثلاً اوور بڈ (تاش کی اصطلاح)۔ اوور ہیڈ (ٹینس اور مشین کی اصطلاح)۔ اوور کوٹ۔ اوور ٹیک (کسی سے پیچھے سے جا ملنا)۔ اوور ٹایم (دفتری)۔ اوور بونڈری (بونڈری سے زیادہ یعنی ۶ رن بنانا) اوور ہال (ٹھیک یا درست کرنا)۔ اوور رول کرنا۔ کرکٹ میں بولر کے لگاتار چھ گیند پھینکنے کو بھی اوور کہتے ہیں۔ اکبر نے ان میں سے ایک مرکب اوور کوٹ کو یوں باندھا ہے۔

مقصود جو اصلی ہے وہ دل کی درستی۔ یا ہائیٹ وا اوور کوٹ ہو یا جبہ و دستار

اوٹ (out) اوور کی طرح اوٹ (out) بھی انگریزی سابقہ ہے جو" بغیر یا باہر" کے معنی میں انگریزی میں مستعمل ہے۔ یہ بعض الفاظ کے آگے آکر مرکب الفاظ بناتا ہے۔ ان میں سے بعض اردو بات چیت میں رائج ہیں۔ جیسے اوٹ پیشنٹ (ہسپتال)۔ اوٹ بڈ (تاش وہراج)۔ اوٹ پوسٹ (فوجی)۔ آوٹ فٹ۔ آوٹ ہوز۔ آوٹ ڈور وغیرہ۔ کھیلوں میں" اوٹ" مختلف افعال کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے "اوٹ ہونا"۔ اوٹ گیا۔ اوٹ ہوا۔ اوٹ ہو گیا۔ اوٹ کرنا۔ اوٹ کیا اوٹ کر دیا وغیرہ۔ اسپرانٹو (esperanto) مصنوعی طور پر بنائی

ہوئی بین قومی زبان کا نام ہے۔ ایک پولستانی ڈاکٹر زمن ہاف (Zamonhof) نے ۱۸۸۷ء میں اسے ایجاد کیا تھا۔ اسپرنگ (spring) پیچ، کمانی کے معنوں میں زیادہ اور چھلانگ کے معنوں میں شاذ ہے۔ اس کے مرکبات اسپرنگ بورڈ اور اسپرنگ کوچ بھی رائج ہیں۔ اسپیچ (speech) تقریر کے معنی میں عام ہے۔ اس کی جمع "اسپیچوں" بھی استعمال ہوئی ہے۔ چکبست کا شعر ملاحظہ ہو

پھونک ڈالے تیری اسپیچوں کے بنڈل ہم نے
اب کے ہولی میں جلائے نہیں چیلے بنکٹ

(صبح وطن ص ۲۱۰)

اسپیکر (speaker) اردو میں مقرر یا پالیمنٹ کے خطیب کے لئے رائج ہے۔ اسٹابری (strawberry) ایک پھل کے نام کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ انگلس (English) انگلش کے ش کی س میں تبدیلی سے بنا ہے۔ یہ لفظ بنٹش کے معنی دیتا ہے۔ انگلس کا مشتق انگلسیا اور انگلش کا مشتق انگلشیا ہے۔[1] یہ دونوں بنٹش خوار سپاہی کے معنوں میں مستعمل ہیں۔ ایٹ ہوم (at home) عصرانہ کے معنی میں اردو میں عام ہے۔ اس مرکب لفظ کے دونوں جز

---

(۱) ج ۶ ۳۰۔

ایٹ اور ہوم خالص انگریزی ہیں۔ آل (all-) انگریزی زبان کا سابقہ ہے جو "کل" یا "تمام" کے معنوں میں دوسرے الفاظ کے ساتھ مستعمل ہے جیسے آل انڈیا کانفرنس۔ آل انڈیا کانگریس وغیرہ۔

انڈر (under) انگریزی زبان کا لفظ اور سابقہ دونوں ہے۔ لیکن اردو میں سابقہ کے مفہوم "تحت" کے لئے دوسرے الفاظ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے انڈر سکریٹری۔ انڈر گریجویٹ۔ انڈر رائیٹ انڈر گراونڈ وغیرہ سابقہ کے مفہوم میں یہ لفظ بعض دوسری یوروپی زبانوں میں حسب ذیل اشکال میں پایا جاتا ہے۔

ولندیزی	اونڈر	(ander)
آئیس لینڈی	انڈر	(undir)
ڈنمارکی	انڈر	(under)
سویڈنی	انڈر	(under)
جرمن	انٹر	(unter)

اکبر الہ آبادی نے انڈر کو بطور ایک منفرد لفظ کے اور "تحت" کے مفہوم میں یوں استعمال کیا ہے۔

بابو کہتے ہیں وہ نہ جائے گا ـــــ میرے انڈر میں کام دیتا ہے[1]

اسٹریچر (stretcher) بیمار کی ڈولی کے مفہوم میں مروج ہے

---

[1] اسک ۵۸۲۔

اف (if) تنہا بات چیت میں بھی نہیں آتا۔ لیکن اکبر نے بیسویں صدی کے آغاز میں "بٹ" کے ساتھ "اف" بھی استعمال کیا ہے لیکن یہ دونوں اردو تحریر اور تقریر میں غیر مروج ہیں۔

اجل آئی اکبر گیا وقت بحث — اب اف کیجئے اور نہ بٹ کیجئے

انٹر (hunter) ہنٹر سے بگڑ کر بنا ہے اور کوڑے کے معنے میں مستعمل ہے۔ ایک اردو فلم کا نام "ہنٹر والی" رکھا گیا تھا۔ اسٹریلائز (sterlize) جرایم سے پاک کرنیکے معنوں میں اصطلاح کے طور پر رائج ہے۔ اسٹرلنگ (sterling) انگریزی سکہ کے معنی میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات پونڈ اسٹرلنگ اور امرٹلنگ ڈالر بھی مروج ہیں۔ اسٹو (stove) ایک خاص قسم کے چولہے کے معنی میں عام لفظ ہے۔ اسٹرائک (strike) ہڑتال کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس کا ایک مشتق "اسٹرائکر" فنگر بلیرڈ کی اصطلاح کے طور پر عام ہے۔ کیفی اعظمی نے لفظ اسٹرائک کا استعمال ایک شعر میں اس طرح کیا ہے۔

سلام ان اسٹرائک کرنے والے کامگاروں کو
لہو پینے نہیں دیتے جو اب سرمایہ داروں کو

---

[1] پیشہ ۵ - ۵

اسٹنٹ (stunt) عیاری، کمال یا کرتب بازی کے مفہوم میں بات چیت میں رائج ہے۔ خاص کر فلمی ادب میں اس کا چلن زیادہ ہے۔ **اپ ہولسٹری** (upholstery) کمرے۔ سوفوں۔ کرسیوں موٹروں وغیرہ کے سازوسامان مثلاً فرش۔ گدیاں۔ کمانیاں اور غلاف کے کام کے مفہوم میں بات چیت میں رائج ہے۔ **ایر بک** (year-book) کے دونوں جز "ایر" اور "بک" انگریزی ہیں۔ سالنامہ کے معنی میں یہ بول چال میں بھی شاذ ہے۔ **اسٹک** (stick) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ مرکب کی شکل میں نہ صرف بات چیت بلکہ تحریر میں بھی رائج ہے۔ جیسے ہاکی اسٹک وغیرہ۔

بے بی (baby) بچہ کے لئے بات چیت میں مستعمل ہے۔ اس کا مرکب بے بی واٹر تحریر میں اور روزواٹر بات چیت میں آتا ہے۔ **بارلی** (barley) جَو کے لئے بول چال میں چالو ہے۔ بے بی واٹر کی طرح بارلی واٹر بھی تحریر میں مروج ہے۔ **بیاٹ** (bat) گیند کھیلنے کا بلّا جیسے کرکٹ کا بیاٹ۔ اس کا مرکب بیاٹسمن تحریر میں بھی آتا ہے۔ **بیاچ** (batch) جتھہ یا گروہ کے معنی دیتا ہے۔ قدیم انگریزی میں یہ لفظ روٹیوں کی اس مقدار کے لئے استعمال کیا گیا ہے جو وقت واحد میں گھان میں پکائی جائے۔ درمیانی انگریزی میں یہ لفظ روٹیوں کی

مقدار کے لئے استعمال ہونے لگا۔ موجودہ انگریزی میں یہ جماعت یا گروہ کے لئے آتا ہے۔ اردو زبان میں یہ لفظ اسی معنی میں رائج ہے۔ **باتھ** (bath) غسل کے لئے بات چیت میں رائج ہے۔ لیکن اس کے مرکبات باتھ روم۔ ٹرکش باتھ (سوپ) شاور باتھ۔ اسٹیم باتھ وغیرہ تحریر میں بھی آتے ہیں۔ یہ لفظ قدیم انگریزی میں گرم مقام کے لئے مستعمل تھا۔ لیکن جدید انگریزی اور اردو میں اس لفظ کا یہ قدیم مفہوم بدل گیا۔ **بیم** (beam) انگریزی میں روشنی کی شعاع اور (۲) لکڑی یا فولاد کی ناٹ کے لئے مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ صرف آخرالذکر معنی میں رائج ہے جیسے "لوہے یا فولاد کی بیم۔ **بڈ** (bed) بچھونا یا بستر کے معنی میں بات چیت میں آتا ہے۔ اس کا مشتق بڈنگ بھی بول چال میں چالو ہے۔ قدیم اور درمیانی زمانہ کی انگریزی میں یہ لفظ اسی روپ میں پایا جاتا ہے۔ اس کا ایک مرکب بڈ روم اکبر کے ایک شعر میں آیا ہے۔

رہ گیا دل ہی میں شوق سایہ الطاف خاص
مجھکو آنے کی اجازت دی نہیں بڈ روم میں

بل (bell) گھنٹی کے مفہوم میں بات چیت میں مروج ہے۔ اس کے مرکبات الارم بل اور کال بل تحریر میں بھی آتے ہیں۔ **بنچ**

(bench) اردو میں عام لفظ ہے۔ بنچ اور بار کی قانونی اصطلاح بھی اردو میں رائج ہے۔ "بینچ" اور "بینک" کا ماخذ ایک ہی ہے لیکن معنوں میں فرق ہے۔ بیری (berry) چھوٹے چھوٹے گوندنی کے سے پھل۔ یہ اور اس کے مرکبات مثلاً راس بیری۔ اسٹرابیری۔ بلاک بیری وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔ برتھ (berth) جہاز یا ریل میں سونے کی نشست کے لئے اردو میں مروج ہے جیسے برتھ محفوظ کرنا یا کرانا۔ بسٹ (best) تحریر یا تقریر میں مستعمل نہیں ہے۔ لیکن بعض کمپنیوں کے نام کے ساتھ اردو میں آتا ہے۔ جیسے بسٹ اینڈ کو لمیٹیڈ۔ بڈ (bid) ہراج میں بولی لگانے، نیلام اور ٹھیکے میں ابتدائی بولی کے مفہوم میں رائج ہے۔ بلاک (black) سیاہ یا کالے کے لئے اردو بول چال میں آتا ہے۔ قدیم انگریزی میں اس کا روپ (blac) اور درمیانی انگریزی میں (blak) ہے۔ اس کے بعض مرکبات بات چیت میں رائج ہیں جیسے بلو بلاک (سیاہی)۔ بلاک بال (کلب کے انتخاب میں کالے گولے کے ذریعے کسی کے خلاف رائے دینا)۔ بلاک بورڈ (مدرسوں کا سیاہ تختہ جس پر چاک سے لکھا جاتا ہے)۔ بلاک بک یا بلاک لسٹ (مشتبہ لوگوں کا رجسٹر)۔ بلاک مارکٹ (چور بازار)۔ بلاک مارکٹنگ وغیرہ۔ اردو

کی بعض اصطلاحیں مثلاً سیاہ قمیصہ (b. shirt) کالی کوٹھری یا کال کوٹھر (b. hole) افشائے راز کی دھمکی دیکر روپے وصول کرنا (black mail) عمل تاریکی (b. out) انگریزی اصطلاحوں کے ترجمے ہیں۔ بلاڈر (bladder) اردو میں مثانہ کے معنی میں بات چیت میں اور چھوٹے بیلون کے مفہوم میں تحریر میں بھی آتا ہے جیسے فٹ بال کا بلاڈر۔ بلیڈ (blade) اردو میں اس پتی کے لئے تحریر اور تقریر میں رائج ہے جس سے خط بناتے ہیں۔ اس کا مرکب ریزر بلیڈ بھی عام ہے۔ بلیڈ کا لفظ پتّی کے مفہوم میں نہ صرف قدیم انگریزی بلکہ[1] سویڈنی، ڈنمارکی، ولندیزی اور جرمن میں بھی پایا جاتا ہے۔ بورڈ (board) اردو میں دو معنوں میں مستعمل ہے۔ یہ ایک تو لکڑی کے تختے یا میز کے لئے اور دوسرے کمیٹی یا مجلس کے لئے آتا ہے۔ جیسے بورڈ آف ریوینیو، بورڈ آف اسٹڈیز، بورڈ آف ٹریڈ، بورڈ آف کنٹرول وغیرہ۔ انگریزی میں ابتدا میں یہ لفظ جہاز کے ایک رخ یا جانب کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ لیکن اردو اس مفہوم سے نا آشنا ہے۔ اردو میں اس لفظ کی کئی اصطلاحیں اور مرکبات

---

(۱) اسرک ۱۵

مستعمل ہیں مثلاً بورڈر۔ بورڈنگ۔ بورڈنگ ہاؤس۔ بورڈنگ اسکول۔ بورڈنگ فیس۔ بورڈنگ اینڈ لاجنگ۔ بلاک بورڈ وغیرہ۔ **بوٹ** (boat) ناؤ یا کشتی کے لئے اردو میں بات چیت میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات آگ بوٹ۔ اسٹیم بوٹ اور بوٹ کلب تحریر میں آتے ہیں۔ **بولٹ** (bolt) بلی۔ کھٹکا۔ چٹخنی یا پیچ کے معنوں میں مروج ہے۔ اردو میں اس لفظ کا تلفظ عام طور پر بہ حرکت "ل" بولٹ ہوتا ہے۔ لیکن معنی میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے مرکبات نٹ بولٹ اور ٹاور بولٹ بھی اردو میں رائج ہیں۔ **بک** (book) کتاب کے معنی میں بات چیت میں رائج ہے۔ مگر اس کے بہت سے مرکبات تحریر میں مستعمل ہیں جیسے بک پوسٹ۔ بک کیس۔ بک کیپنگ۔ بک اسٹال بکنگ کلرک بکنگ آفس وغیرہ۔ یہ لفظ "محفوظ" کرنے کے مفہوم میں بھی مستعمل ہے جیسے ریل، سینما یا تھیٹر میں(۱) جگہ بک کرنا۔ **بائے** (boy) لڑکا۔ ملازم۔ نوکر یا ہوٹل کے ملازم کے لئے اردو بول چال میں رائج ہے۔ اس کا مرکب بائے اسکاوٹ تحریر میں بھی مروج ہے۔ **بائیکاٹ** (boycott) اردو میں عام لفظ ہے۔ یہ لفظ ایک اسم خاص کپتان بائیکاٹ (Capt. Boycott)

---

(۱) اسک ۵۸

سے منسوب ہے آئرلینڈ کی جدوجہد آزادی کے زمانے میں جب مقامی لوگوں نے ۱۸۸۰ء میں انگریز کپتان بائیکاٹ کے خلاف سیول نافرمانی کی تحریک چلائی تو اس تحریک کا نام ہی کپتان موصوف کے نام کی رعایت سے "بائیکاٹ" ہوگیا۔ اردو میں یہ لفظ بیسویں صدی کی ابتداء سے سیاسی مفہوم میں رائج ہوگیا۔ براس (brass) بول چال میں چالو نہیں ہے۔ لیکن اس کا ایک مرکب "براسو" یا "براسو پالش" جس سے پیتلی سامان صاف کیا جاتا ہے اردو میں رائج ہے۔ برجس (brijis) اردو میں عام لفظ ہے۔ اور انگریزی بریچیس (breeches) سے بگڑ کر بنا ہے۔ انیسویں صدی کے آخر تک اس کے پہننے کا رواج بہت تھا۔ بکٹ (bucket) بالٹی یا باٹلی کے مفہوم میں اردو میں عام ہے۔ بمپر (bumper) اردو میں موٹر کے سامنے اور پیچھے لوہے یا فولاد یا کسی دوسرے چمکدار دھات کی سلاخ جیسے ابھرے ہوئے حصے کے لئے مستعمل ہے۔ انگریزی میں یہی لفظ شراب کے بھرے ہوئے گلاس۔ دھکا یا ٹکر دینے والے کے لئے بھی آتا ہے۔ لیکن اردو میں اس کے معنی میں تبدیلی ہوئی ہے۔ یہ لفظ بمپ سے مشتق ہے۔ "بمپ" حقیقت میں اس آواز کو ظاہر کرتا ہے جو دو چیزوں کے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے۔ بنڈل (bundle) پلندا۔ پوٹلی یا گٹھری کیلئے استعمال

کیا جاتا ہے۔ گنوارو محاورے میں "بنڈل مارنا یا بنڈل پھینکنا گپ مارنے یا گپ ہانکنے کے مفہوم میں رائج ہے۔ برسٹ (burst) کسی ٹیوب یا ٹائیر یا دونوں کی آواز سے یکدم پھٹ پڑنے کے مفہوم میں اردو میں مستعمل ہے۔ باڈی (body) جسم کے معنی میں بات چیت میں اور عورتوں کے لباس کے مفہوم میں تحریر میں رائج ہے۔ موٹر کے ڈھانچے کے لئے بھی عموماً استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مرکب باڈی گارڈ تحریر اور تقریر دونوں میں مروج ہے۔ برٹش (British) انگریزی کی طرح اردو میں بھی صفت کے طور پر مستعمل ہے۔ اس لفظ کے کئی مرکبات برٹش انڈیا۔ برٹش راج، برٹش سلطنت اردو میں استعمال ہوتے ہیں۔ اکبر نے "برٹش سلطنت" کا استعمال ایک شعر میں کیا ہے۔

یہ برٹش سلطنت کے ہیں عواطف۔ کہ مذہب کی نہیں ہے وہ مخالف

باکسنگ (boxing) عام ہے۔ اس کے مرکبات بھی رائج ہیں جیسے باکسنگ میچ، باکسنگ ٹورنمنٹ وغیرہ۔ برج (bridge) کھیل کی اصطلاح میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات جیسے کنٹراکٹ برج۔ آکشن برج وغیرہ بھی مروج ہیں۔ بریچ (breech) تنہا غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کا مرکب بریچ لوڈر ایک قسم کی بندوق کے لئے رائج ہے۔ اس مرکب لفظ کے اجزا "بریچ" اور "لوڈر" دونوں انگریزی

سے ماخوذ ہیں۔ بریچ لوڈنگ گن کی اصطلاح بھی اردو میں رائج ہے۔
اس کی جمع یعنی برجیس (breeches) سے برجس بن گیا ہے جو عام ہے۔
بل ڈاگ (bull dog) کتے کی ایک قسم کے لئے اردو میں مستعمل
ہے۔ اس مرکب کے دونوں جز انگریزی زبان کے ہیں۔ **بور** (bore)
بات چیت میں بھی نہیں آتا۔ لیکن ایک خاص قسم کی بندوق مثلاً ٹو ل
بور گن یا بارہ بور کی بندوق میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ موٹر کے پسٹن کے
گھر کیلئے بھی اصطلاح کے طور پر رائج ہے۔ **بیر** (beer) جو کی شراب کے
مفہوم میں یہ لفظ اردو میں عام ہے۔ **بیرا** (bearer) انگریزی زبان کے
بیرر سے بگڑ کر بنا ہے اور ملازم۔ خدمتگار یا ہوٹل کے نوکر کیلئے استعمال کیا جاتا ہے **بیرنگ**
(bearing) مندرجہ طور پر مستعمل ہے۔ وہ خطوط جن پر مقررہ قیمت کے ٹکٹ چسپاں نہیں
ہوتے انہیں زیادہ محصول دیکر لینا پڑتا ہے۔ ایسے تمام خطوط یا لفافو
کے لئے " بیرنگ " کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جو مترادف انگریزی
لفظ (bearing) کا ہندوستانی تلفظ ہے۔ اس کے ایک اور
مفہوم میں جو مشین کی اصطلاح ہے اس لفظ کے لئے دارالترجمہ جامعہ
عثمانیہ نے " سہارا " کا لفظ تجویز کیا لیکن رواج نہ پا سکا۔ لفظ بیرنگ

ف ۳۳ن ۷

زباں زد خاص و عام ہے اور ادب میں بھی استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ شعور نے اسٹامپ نہ لگے ہوئے خط کے معنون میں اس لفظ کو باندھا ہے۔

زر محصول کے دینے میں جو رکھتا ہے دریغ
بھیج دے ڈاک میں بیرنگ ہی دلبر نامہ

بیاک (back) پیٹھ یا پچھلے حصہ کے لئے بات چیت میں شاذ ہے لیکن بعض کھیلوں مثلاً فٹ بال۔ ہاکی۔ والی بال بیسکٹ بال وغیرہ میں اس کھلاڑی کے لئے مستعمل ہے جو گول کے آگے کھیلتا ہے۔ اس کے مرکبات ہاف بیاک، فل بیاک بھی رائج ہیں۔ بیک گیمن (backgamon) بات چیت میں آتا ہے۔ یہ چوسر کی قسم کا ایک کھیل ہے جو مہروں سے کھیلا جاتا ہے۔ بیکری (bakery) کیک پیسٹری بنانے کے مقام کیلئے اردو میں عام ہے۔ برانڈ (brand) کسی خاص تجارتی نشان کے لئے صرف بات چیت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بریڈ (bread) خاص خمیری روٹی یا نان پاؤ کے لئے صرف انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کی زبان پر ہے۔ برڈ (bird) تقریر میں رائج ہے اور نہ تحریر میں گو اکبر الہ آبادی نے اسے استعمال کیا ہے۔ مثلاً۔

زمزمہ اوج فلک پر ہے یہی ہر برڈ کا۔ ہے یہی مفہوم رد کا رض پر ہر ورڈ کا

پیاڈ (pad) گدے کی نرم تہہ کے معنی میں انگریزی میں مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ عام طور پر لکھنے کے کاغذات کے مجموعے کیلئے مروج ہے۔اس کا ایک مرکب رائٹنگ پیاڈ زبانوں پر ہے تحریر میں نہیں۔ اس انگریزی لفظ کا فعلی اسم "پیاڈنگ" جو باریک کپڑے یا روئی کی چادر کی تہہ کے مفہوم مین (بالعموم سلوائی گھروں یا درزیوں کے محاورے میں) اردو میں رائج ہے۔ **پیاڈل یا پیڈل** (paddle) عام ہے میکانیات کی اصطلاح میں ایک آلہ ہے جس کے ذریعہ گاڑیاں چلائی جاتی ہیں جیسے سیکل کے پیڈل وغیرہ۔ **پان** (pan) ایک برتن ہے جسمیں چیزیں گرم کی جاتی ہیں۔ یہ لفظ اردو میں صرف بات چیت میں مروج ہے۔ البتہ اس کی ایک اصطلاح "پان اسلامی تحریک" تحریر میں رائج ہے۔ لیکن اس اصطلاح میں "پان" بہ حیثیت ایک یونانی سابقہ اور بہ معنی "سب یا کل" استعمال کیا گیا ہے۔ **پارک** (park) اردو میں سبزہ زار۔ چمن۔ رمنہ۔ ہریالی کے لئے یا موٹروں کے کھڑے کرنے کے میدان کے لئے مستعمل ہے۔ یہ بعض ناموں میں بھی آتا ہے جیسے ہائیڈ پارک (لندن کا مشہور پارک) پارک لین۔ پارک سرکس وغیرہ

لے (1) skeat, p. 368

کبھی کبھی یہ اردو افعال کے ساتھ بھی آتا ہے جیسے موٹر پارک کرنا وغیرہ۔ اس کا فعل "پارکنگ" بھی مروج ہے۔ درمیانی انگریزی میں یہ لفظ (parc) کے روپ میں اور قدیم انگریزی میں (pearruc) کی شکل میں ملتا ہے۔ پنک (pink) بات چیت میں پیازی یا گلابی رنگ کے لئے مستعمل ہے۔ پلے (play) بات چیت میں بھی استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس کا مرکب یعنی پلے گراونڈ نہ صرف بات چیت میں بلکہ تحریر میں بھی رائج ہے۔ اس کا مشتق "پلیر" کھلاڑی کے معنی میں بول چال میں چالو ہے۔ پلیر ایک خاص قسم کے سگریٹ کے نام کے ساتھ بھی آتا ہے جیسے پلیرس نیوی کٹ۔ اسے اختصاراً "پلیرس" بھی کہتے ہیں۔ اس لفظ سے بنی ہوئی ایک اصطلاح "پلے بیک سنگر" آج کل عام ہوگئی ہے۔ پلاٹ (plot) قطعہ زمین کے معنی میں انگریزی سے ماخوذ ہے۔ قدیم انگریزی میں بھی یہ لفظ اسی روپ میں ہے۔ البتہ درمیانی انگریزی میں اس کے ہجوں میں کچھ فرق پیدا ہو گیا اور شکل (plotte) ہوگئی۔ لیکن جدید انگریزی میں یہ لفظ قدیم انگریزی پر عود کر آیا ہے۔ سازش یا ناٹک کے خاکے کے مفہوم میں اس لفظ کا ماخذ فرانسسی ہے انگریزی نہیں۔ پانڈ (pond) بول چال میں بھی نہیں آتا۔ مگر بعض ناموں میں جیسے پانڈز کریم وغیرہ میں تحریر میں بھی آتا ہے۔

پاٹ (pot) برتن کے مفہوم میں بات چیت میں بھی شاذ ہے۔ البتہ بلیرڈس کی اصطلاح میں یہ لفظ اردو میں مستعمل ہے۔ چنانچہ بلیرڈ کے میز پر سرخ گولے کو سفید گولے کی مدد سے کسی ایک پاکٹ میں ڈالنے کے کھیل کو پاٹ کہتے ہیں اور کھلاڑی کو اس پر تین نمبر ملتے ہیں۔ **پڈنگ** (pudding) کھانوں میں انڈے کے ایک میٹھے کے مفہوم میں یہ انگریزی لفظ اردو میں عام ہے۔ **پاتھ** (path) تنہا غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کا مرکب فٹ پاتھ بول چال اور ادب میں مروج ہے۔ اردو زبان کے ایک فلم کا نام ہی "فٹ پاتھ" رکھا گیا تھا۔ ابراہیم جلیس کے افسانوں کے ایک مجموعے کا نام بھی "فٹ پاتھ کی شہزادی" ہے۔ **پلیر** (player) کھلاڑی اور اوزار کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اس کی اصطلاح فٹ بال پلیر بات چیت میں رائج ہے۔ **پنس** (pence) انگریزی سکّہ۔ شلنگ کے بارھویں حصے کے نام کے طور پر مستعمل ہے۔ **پونٹی**[1]۔ **ٹاون ڈیوٹی** (town duty) کا بگڑا ہوا اردو لفظ ہے جس کے معنی اس محصول کے ہیں جو شہر کے اندر لا کر بیچے جانے والے سامان یا چیزوں پر مقامی اخراجات کے واسطے لیا جاتا ہے۔ **پول** (pool) تاش کی ایک اصطلاح ہے جو کھیلنے والوں کی بازی یا شرط کی رقموں اور جرمانوں کی مجموعی مقدار

---

[1] ۵۔ ف ۱۔ ۳۸۵ ۔ آخری خطوط غالب

کے لئے استعمال کیجاتی ہے۔ تجارتی اصطلاح میں نفع کی وہ مشترکہ رقم جو کئی دوکانداروں میں تقسیم کی جائے "پول" کہلاتی ہے۔ لیکن ان معنوں میں یہ لفظ صرف بات چیت میں رائج ہے تحریر میں نہیں۔ **پوک** (poke) تنہا مستعمل نہیں ہے۔ البتہ اس کا مشتق "پوکر" تاش کے کھیل کی ایک اصطلاح کے طور پر تقریر اور تحریر میں رائج ہے۔ **تھیانک** (thank) بات چیت میں شکریہ کے مفہوم میں رائج ہے۔ **تھراٹل** (throttle) میکانیات کی اصطلاح میں وہ آلہ ہے جس سے کاربوریٹر میں پٹرول اور ہوا کافی مقدار میں جلد پہنچائے جاتے ہیں۔ **تام لوٹ** (tumbler) انگریزی لفظ کی صوری اور معنوی تبدیلی کی یہ ایک دلچسپ مثال ہے۔ انگریزی میں ٹمبلر چپٹے پیندے کے گلاس کو کہتے ہیں۔ لیکن اردو کا تام لوٹ یا تام لیٹ (۱) بغیر ٹونٹی کے ٹین کے لوٹے (۲) ٹین کے گلاس (۳) ٹین کے ڈونگے یا آبخورہ (۴) ٹین کے برتن کے لئے مستعمل ہے۔ اس طرح انگریزی ٹمبلر کی شکل اور صورت میں نہ صرف تشکیلی تبدیلی ہوئی ہے بلکہ معنیاتی (semantic) بھی۔ **ترپال** (tarpaulin)

لے ف ا۔ ام ۴

رال چڑھا ہوا ٹاٹ کے معنی میں اردو زبان اور ادب میں رائج ہے۔ یہ اردو میں انگریزی لفظ کے صوتی بگاڑ کی ایک مثال ہے۔ تھرڈ (third) گنتی میں تیسرے کے لئے بات چیت میں آتا ہے۔ لیکن دوسرے الفاظ کے ساتھ تقریر اور تحریر دونوں میں رائج ہے جیسے تھرڈ کلاس وغیرہ۔ تھری ناٹ تھری (three not three) کی اصطلاح ایک خاص قسم کی بندوق کے لئے اردو میں مروج ہے۔

ٹیچر (teacher) استاد کے لئے اردو میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات سائینس ٹیچر۔ انگلش ٹیچر بھی اردو بولنے والوں کی زبان سے سنائی دیتے ہیں۔ ٹائم (time) وقت کے مفہوم میں بات چیت میں چالو ہے۔ اس کا گنوار و روپ " ٹیم " ہے۔ اس کے مرکب ٹائم ٹیبل۔ ٹائم پیس۔ ٹائم کیپر بول چال میں آتے ہیں۔ ٹین اور ٹن (tin) یہ انگریزی لفظ حرف علت ائی (i) کی درازی سے اردو میں ٹین ہو گیا۔ اس روپ میں یہ لفظ ایک دھات (رانگ یا رانگا) کے مفہوم میں رائج ہے جو پانی سے ۳ء ۷ گنا بھاری ہے۔ اردو میں یہ انگریزی لفظ جب کسی چھوٹے سے ڈبے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے تو اس کا روپ " ٹن " ہو جاتا ہے جیسے سگریٹ کا ٹن۔ اس کا مرکب ٹن کٹر بھی رائج ہے۔ ٹوکن (token) علامت یا نشانی کے معنوں

میں اردو میں مروج ہے۔ جب بنک میں چک دیا جاتا ہے تو رسید
کے طور پر بلا وغیرہ دیا جاتا ہے۔ ٹوکن پیش کرنے پر رقم بنک سے ملتی
ہے۔ ٹریڈ (trade) بات چیت میں شاذ ہے۔ لیکن اس کے
مرکبات ٹریڈ مارک۔ ٹریڈنگ کمپنی اور ٹریڈ کمشنر تحریر اور تقریر
میں مستعمل ہیں۔ اردو میں "ایوان تجارت" کی اصطلاح انگریزی
اصطلاح (board of t.) کا ترجمہ ہے۔ ٹرے (tray)
بات چیت میں اس کشتی کے لئے رائج ہے جس میں چائے کی پیالیاں
وغیرہ رکھی جاتی ہیں۔ ٹرف (turf) زمین کا ایسا قطعہ جس
پر گھانس اُگی ہوئی ہو۔ یہ لفظ اردو میں بالعموم کرکٹ کے کھیل کے (ہریالی
والے) میدان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ٹار (tar) سیاہ رنگ
کا ایک گاڑھا لیکن سیال مادہ جو پتھر کے کوئلے سے نکلتا ہے۔ لکڑی کو
دیمک سے بچانے اور سڑکوں کو محفوظ اور مضبوط کرنے کے لئے اسے
لگایا جاتا ہے۔ مرکبات میں اس انگریزی لفظ کے ٹ کی آواز بسا
اوقات "ت" سے بدل جاتی ہے جیسے تارکول اور کولتار میں۔ ٹول
(toll) انگریزی میں محصول چنگی کے معنی میں مستعمل ہے۔ اردو
میں یہ محصول کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مرکبات میں
بھی مروج ہے۔ جیسے ٹول ٹیکس وغیرہ۔ قدیم انگریزی میں اس کا ردپ

ٹولن (toln) اور یونانی میں ٹیلونیاں (telonian) ہے۔ اس لئے قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا ماخذ قدیم انگریزی ہے یا یونانی۔ ٹائی (tie) عام لفظ ہے۔ ٹائی اردو افعال باندھنا۔ لگانا۔ ڈالنا۔ پڑنا وغیرہ کے ساتھ آتا ہے۔ گلے میں جو ٹائی باندھی جاتی ہے اس کے علاوہ یہ لفظ کھیل کی اصطلاح کے طور پر بھی اردو بات چیت میں آتا ہے۔ جب کسی کھیل میں دو حریف ٹیمیں مقابلہ میں برابر رہتی ہیں تو "ٹائی پڑنا" کہتے ہیں۔ ٹائی کی طرح اس کا مرکب نکٹائی بھی اردو میں عام ہے ظفر نے اس کو ایک شعر میں استعمال کیا ہے۔

شرک کے بچکے ہوئے گالوں کا پوڈر ہو گیا
کفر کی اکڑی ہوئی گردن کی نکٹائی بنا

ٹک (tick) ایک صوتی تقلیدی لفظ ہے جو گھڑی کی آواز کو ظاہر کرتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ نشان زد کرنے کے مفہوم میں بھی رائج ہے۔ ٹیم (team) کھلاڑیوں کی جماعت کے مفہوم میں مروج ہے جیسے فٹ بال۔ ہاکی یا کرکٹ ٹیم وغیرہ۔ ٹپ (tip) انگریزی کی طرح اردو میں کئی معنوں میں مستعمل ہے۔ مثلاً (۱) سرے یا نوک پر کوئی چھوٹی چیز لگانا جیسے بلیرڈ کے کیو کی ٹپ۔

(۲) گھوڑدوڑ میں گھوڑوں کے جیتنے کے بارے میں اشارہ اور (۳) صرافہ میں بڑھنے والے شیرز کے متعلق خفیہ اطلاع دینا (۴) وہ بخشش یا انعام جو قلی۔ چپراسی یا بیرے وغیرہ کو دیا جائے۔ ٹول (tool) آلہ یا اوزار کے مفہوم میں بول چال میں اور اس کا مرکب ٹول بکس تحریر میں آتا ہے۔ ٹاکیز (talkies) بولنے والے فلم کے معنی میں بحالت جمع اردو میں عام ہے۔ دوسرے الفاظ کے ساتھ ترکیب پاکر یہ عموماً سینما گھر کے معنی دیتا ہے جیسے پیالیس ٹاکیز۔ سلکٹ ٹاکیز۔ لائیٹ ہاؤس ٹاکیز وغیرہ۔ مذکورہ بالا لفظ کا واحد "ٹاکی" (talkie) بھی اردو میں استعمال ہوا ہے۔ "چمنستان" میں ظفر علی خاں کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

اس کو یا چرخے سے یا چکّی سے یا چولہے سے کام
اس کو یا ٹاکی کے یا ہاکی کے گن گانے کی فکر

ٹیپ ٹاپ (tip top) ایک صوت تقلیدی لفظ ہے جو قوس میں دئے ہوئے انگریزی مرکب کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ اس مرکب لفظ کے جزاول میں "i" کی آواز "ے" میں اور جز دوم میں "o" کی آواز " ï " میں تبدیل ہو گئی ہے۔ اردو میں یہ لفظ اعلیٰ مدعہ کے لباس میں ملبوس ہونے یا خوش وضع یا خوشنما ساز و سامان سے آراستگی کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ منشی درگا سہائے

سرور نے اس کا استعمال مذکورہ بالا مفہوم میں اس طرح کیا ہے۔

یہ نمود ظاہری ہے چار دن کی ٹیپ ٹاپ

ہیں طلسم نقش حیرت اس کی رنگ آمیزیاں

جام (jam) مربّے کے مفہوم میں اردو میں ایک عام لفظ ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ میٹھے کے علاوہ کسی چیز کے بھینچ جانے یا پھنس جانے کے لئے بھی مستعمل ہے۔ ان معنوں میں کسی نٹ یا بولٹ کے "جام ہونے" کی اصطلاح اردو بول چال میں مروج ہے۔ اس کا ایک مرکب "جام نٹ" بھی میکانیات میں رائج ہے۔ اس لفظ سے بنی ہوئی ایک دوسری اصطلاح "ٹرانک جام ہونا" بھی بول چال میں ہے۔

چاپ (chop) انگریزی زبان میں کاٹنے، قلم کرنے یا ضرب لگانے کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ "چاپ" انگریزی ماخذ کے ایک لفظ چیاپ (chap) سے بعد میں تشکیل پایا ہے۔ اردو میں یہ لفظ ٹینس کی ایک خاص اصطلاح کے طور پر بات چیت میں رائج ہے۔ جب گیند کو اس طرح ضرب لگائی جائے کہ وہ زمین سے زیادہ نہ اٹھے تو اسے ٹینس کی اصطلاح میں "چاپ کرنا" کہتے ہیں۔ کھانے کی چیزوں میں اس کا ایک مرکب مٹن چاپ اردو

یں رائج ہے۔ چارکول (charcoal) لکڑی کے کوئلہ کے معنی
میں رائج ہے۔ مثلاً چارکول کمپنی۔ چیپ (cheap) ارزاں
یا سستے کے معنی میں بات چیت میں مروج ہے جیسے چیپ اسٹورز۔
۱۹۴۷ء کے بعد سے ہندوستان میں غلہ کی قلت کے دوران میں
سستے غلے کی سرکاری دوکانوں کے لئے چیپ گرین شاپ بھی رائج
ہوئی۔ چکن (chicken) بات چیت میں مرغ یا چوزے کے
لئے آتا ہے جیسے چکن پلاؤ۔ چکن سوپ۔ چکن کری وغیرہ۔ چٹ
(chit) پرزہ۔ چھٹی یا مختصر نوٹ کے مفہوم میں بول چال میں
رائج ہے۔ اس کا مرکب چٹ فنڈ تحریر میں بھی مروج ہے۔ چوک
(choke) میکانیات کی اصطلاح میں ایک آلہ ہے جسے
کھینچکر انجن میں ہوا کی بجائے پٹرول زیادہ کیا جاتا ہے تاکہ موٹر
جلد اسٹارٹ ہو جائے۔ چپ (chip) آلو کی قاشوں
یا چکتیوں کے مفہوم میں آتا ہے اور عام طور پر اس کی جمع چپس
رائج ہے۔

ڈارلنگ (darling) پیارا۔ عزیز یا معشوق کے مفہوم
میں اردو قصوں۔ افسانوں۔ ڈراموں اور ناولوں اور بات چیت
میں رائج ہے۔ ڈے (day) دن کے معنی میں بول چال

میں چالو نہیں ہے۔ لیکن اس کے مرکبات کرسمس ڈے کالج ڈے وغیرہ تحریر میں آتے ہیں۔ قدیم انگریزی میں یہ لفظ گرم اور روشن وقت کے معنوں میں مستعمل تھا اور اس وجہ سے "دن" جس میں آفتاب کی گرم شعاعیں زمین تک پہنچتی ہیں) کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ ڈیر (dear) محبوب یا عزیز دوست کے لئے تحریر اور تقریر میں مروج ہے۔ ڈائیو (dive) غوطہ لگانے کے مفہوم میں بول چال میں چالو ہے۔ ڈاج (dodge) کھیلوں کی ایک عام اصطلاح ہے جو اردو میں بچاؤ یا داؤ پیچ کے مفہوم میں بات چیت میں استعمال کی جاتی ہے۔ انگریزی زبان میں یہ لفظ سولہویں صدی عیسوی سے مستعمل ہے۔ ابتدا میں لڑکھڑاتی چال کے لئے رائج ہوا لیکن بعد میں اس کے معنی میں تبدیلی ہوئی۔ بیسویں صدی عیسوی کے ربع آخر سے اردو میں یہ لفظ ایک امریکی موٹر کار کے لئے بھی مستعمل ہے۔ ڈرنک (drink) بات چیت میں "پینے" کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات مثلاً کولڈ ڈرنک۔ ہاٹ ڈرنک بول چال میں چالو ہیں۔ ڈرائی (dry) بات چیت میں ابھی چالو نہیں ہے۔ لیکن اس کا ایک مرکب ڈرائی کلیننگ تحریر میں اور دوسرا ڈرائی فروٹ بات چیت میں مستعمل ہے۔ ڈک (duck) ایک پرندہ کے معنی میں بات چیت میں رائج ہے۔ خصوصاً شکاریوں کی زبان

پر یہ لفظ عام ہے۔ اس کا مرکب ڈک شوٹنگ بھی آتا ہے۔ اردو میں "ڈک" دبیز کپڑے کیلئے بھی رائج ہے۔ مگر اس مفہوم میں اس کا ماخذ ایک ولندیزی لفظ ہے انگریزی نہیں۔ ڈمپ (dump) انبار۔ ڈھیر یا گودام کے مفہوم میں بات چیت میں رائج ہے۔ یہ عام طور پر اردو افعال کے ساتھ بول چال میں آتا ہے۔ جیسے سامان ڈمپ کرنا وغیرہ ڈسٹ (dust) بات چیت میں بھی شاذ ہے۔ لیکن اس کا ایک مرکب "ڈسٹر" جھاڑن یا صافی کے مفہوم میں بول چال میں عام ہے۔ ڈرائیور (driver) موٹر چلانے والے کے معنی میں اردو میں عام ہے۔ اس کے مرکبات (۱) بس ڈرائیور (۲) انجن ڈرائیور (۳) ٹیکسی ڈرائیور بھی رائج ہیں۔ آخر الذکر نام کی ایک فلم بھی بنائی گئی ہے۔ ڈرائینگ (drawing) بھی عام لفظ ہے۔ اس کے مرکبات ڈرائینگ روم، ڈرائینگ ہال۔ ڈرائینگ بورڈ ڈرائینگ ماسٹر بھی عام ہیں۔ ڈرافٹس مین (draftsman) نقشہ یا مسودہ مرتب کرنے والے کے لئے بول چال میں آتا ہے۔ ڈربی (derby) انگلستان کی سالانہ گھوڑ دوڑ جس کی ابتداء کا سہرا ارل آف ڈربی (١٧٨٠ء) کے سر ہے۔ یہ لفظ زبان زد خاص و عام ہے۔ ڈیزی (daisy) ایک قسم کے پھول کے نام کیلئے مستعمل ہے۔ ڈمی (dummy) تاش کی اصطلاح میں وہ شخص ہے جس کے پتے کھلاڑیوں کے سامنے کھول

دئے جاتے ہیں اور اس کا ساتھی ان پتوں کی مدد سے کھیلتا ہے۔ ڈمبل (dumble) ورزش کے ایک خاص آلہ کے معنی میں اردو تقریر اور تحریر دونوں میں رائج ہے۔ ڈارک (dark) بات چیت میں شاذ ہے لیکن سائنس اور فوٹوگرافی کی اصطلاح کے طور پر تحریر اور تقریر میں "روم" کے ساتھ ملکر آتا ہے۔ جیسے ڈارک روم۔ ڈیاش (dash) اور اس کا مشتق ڈاشنگ فٹ بال اور ہاکی کے کھیلوں کی اصطلاحوں کے طور پر رائج ہیں۔ خط یا عبارت کے نیچے یا محاذی لکیر کھینچنے کے مفہوم میں بھی یہ مروج ہے۔ لیکن ان دونوں معنوں میں یہ زیادہ تر بات چیت کی حد تک محدود ہے۔ اس کا ایک مرکب ڈیاش بورڈ (موٹر میں ڈرائیور کے سامنے لکڑی کا تختہ) تقریر اور تحریر دونوں میں آتا ہے۔ اس ترکیب کے دونوں جز ڈیاش اور بورڈ انگریزی سے ماخوذ ہیں۔ ڈائی (dye) رنگ کا مترادف ہے مگر صرف بات چیت میں چالو ہے۔ ڈرینج (drainage) گندہ پانی کے اخراج کے نظام کے مفہوم میں اردو میں عام ہے۔ ڈیل (deal) تاش کی اصطلاح میں پتے بانٹنے کے لئے اصطلاح کے طور پر بولا جاتا ہے۔ ڈراپ (drop) تنہا بول چال میں شاذ ہے۔ البتہ مرکب کی شکل میں اردو تحریر اور تقریر میں رائج ہے جیسے ڈراپ سین۔ لیمن ڈراپ وغیرہ۔

عوام میں ڈراپ سین کے لئے کبھی کبھی ڈراپ ہی بولا جاتا ہے۔ اول الذکر لفظ ڈرامہ کے آخری سین اور آخرالذکر لیمن کے قرص کیلئے مستعمل ہے۔
ریڈ (raid) انگریزی میں دھاوے یا حملے کے لئے مستعمل ہے۔ اردو میں اس لفظ کا اسم فاعل یعنی ریڈر اور اس کی جمع ریڈرس بھی رائج ہے۔ ریڈرس کے مرکبات مثلاً ریڈرس کلب ریڈرس ٹیم بھی مروج ہیں۔ لفظ ریڈ ایک خاص اصطلاح "اے۔آر۔پی" (air raid precaution) میں مخفف کے طور پر مستعمل ہوئی۔ یہ اصطلاح ہماری زبان میں دوسری جنگ عظیم کے بعد سے رائج ہو گئی ہے۔ اردو کی اصطلاح "ہوائی حملے سے بچاؤ" مذکورہ بالا انگریزی اصطلاح کا ترجمہ ہے۔ رسٹ (wrist) انگریزی میں کلائی یا پہنچے کے لئے رائج ہے۔ اردو میں تنہا غیر مستعمل ہے لیکن اس کے دو مرکب رسٹ پن (مشین کی ایک کل) اور رسٹ واچ اردو میں رائج ہیں۔ رین (rain) بات چیت میں نہیں ہے۔ لیکن اس کا ایک مرکب رین کوٹ نہ صرف تقریر بلکہ تحریر میں بھی رائج ہے۔ ریاش (rash) تنہا بول چال میں نہیں ہے مگر اس کے مرکبات ریاش ڈرائیور۔ ریاش آدمی بات چیت میں رائج ہیں۔ ریڈی (ready) رین اور ریاش کی طرح ریڈی بھی بات چیت میں غیر مستعمل ہے۔ لیکن بعض اصطلاحوں

میں رایج ہے جیسے ریڈی میڈ کلاتھ شاپ اور ایور ریڈی وغیرہ۔
رڈ (red) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کا ایک مرکب رڈ کراس
(صلیب احمر) اور ایک اصطلاح رڈ کراس سوسائٹی (انجمن صلیب
احمر) تحریر میں بھی آتے ہیں۔ ریسٹ (rest) تنہا غیر مستعمل
ہے۔ البتہ اس کا ایک مرکب ریسٹ ہاؤس ڈاک بنگلہ کے معنی میں
رایج ہے۔ اسی تلفظ اور ہجا کا لفظ بلیرڈ کے کھیل میں استعمال کیا جاتا
ہے۔ بلیرڈ میں "رسٹ" اس چلیپا نما (X) لانبی لکڑی کو کہتے ہیں
جس پر کیو (que) رکھکر دور کے گولوں سے کھیلا جاتا ہے۔ اس مفہوم
میں یہ لفظ غالباً فرانسسی سے ماخوذ ہے کیونکہ انگریزوں نے بلیرڈ
کے کھیل اور اس کے لوازمات فرانسیسیوں سے لئے ہیں رائیٹ
(right) ٹھیک۔ درست۔ جائز۔ مناسب کے مفہوم میں
بات چیت میں رایج ہے۔ اس کے بعض مرکبات اور اصطلاحیں
مثلاً کاپی رائٹ۔ رائٹ لفٹ۔ رائٹ ٹرن۔ رائٹ وھیل۔ رائٹ
ہاف بیاک۔ رائٹ اباوٹ ٹرن۔ رائٹ آرم سلوٹ۔ رائٹ آنریبل
وغیرہ بول چال میں چالو ہیں۔ رنگ (ring) یہ لفظ
انگریزی کی طرح اردو بول چال میں دو معنے دیتا ہے (۱) چھلا۔ حلقہ
دائرہ۔ انگوٹھی (۲) گھنٹا یا گھنٹی بجانا۔ روڈ (road) سڑک کے

معنی میں بول چال، روزناموں کے ساتھ تحریر میں بھی چالو ہے۔ اس کا مرکب رو ڈرولر بھی بات چیت میں آتا ہے۔ روم (room) کمرہ کے مفہوم میں زبان پر ہے۔ گر اسکے مرکبات جیسے ویٹنگ روم۔ ڈرائنگ روم ڈارک روم وغیرہ تحریر میں بھی رائج ہیں۔ رف (rough) سخت یا کھردرا کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات رف کاپی۔ رف نوٹ بک۔ تحریر میں بھی آتے ہیں۔ رم (rum) ایک قسم کی شراب کے معنی میں اردو میں عام لفظ ہے۔ رن (run) کرکٹ کے کھیل میں دوڑ کے لئے مستعمل ہے۔ اس کا مرکب "رن اوٹ" کرکٹ کی ایک اصطلاح کے طور پر رائج ہے۔ اس کا مشتق رنر ہے جو تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کا مرکب "رنر اپ" اس کھلاڑی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو کسی کھیل کے فائنل میں ناکام ہو جائے۔ رش (rush) گنجفہ کے ایک کھیل رمی کی ایک خاص اصطلاح ہے جو عام ہے اس کے علاوہ مجمع، بھیڑ وغیرہ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ راجس (Rogers) انگریزی اسم خاص انگلستان میں لوہے کے ایک کارخانے دار کا نام ہے بگڑ کر بنا ہے اور اردو میں اس کارخانے کے بنے ہوئے چاقو کے لئے مستعمل ہے۔ حالی نے اس لفظ کو اپنے ایک شعر میں استعمال کیا ہے۔

کارخانہ کا یہ راجس کے کبھی چاقو نہ لیں
اس کا ہو بیچارہ ہندی بیچنے والا اگر

رین (rain) بول چال میں غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کا مرکب رین کوٹ تقریر اور تحریر دونوں میں مروج ہے۔ ریپر (wrapper) مختلف چیزوں کو لپیٹنے کے کاغذ کے لئے زیادہ تر بول چال میں آتا ہے۔ آجکل کتاب کی جلد پر چڑھائے ہوئے اور چھپے ہوئے کاغذ کے لئے عام طور پر مستعمل ہے۔ روم (room) اکیلا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات ڈرائنگ روم۔ ڈائننگ روم۔ بال روم۔ کلوک روم وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔

سیل (sale) بکری یا فروخت کے معنی میں بات چیت میں چالو ہے۔ اس کے گنگا جمنی مرکبات دیوالی سیل۔ رمضان سیل تحریر میں بھی آتے ہیں۔ سی (sea) سمندر کے معنی میں تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس لفظ سے بنے ہوئے کئی انگریزی مرکبات کے ترجمے اردو میں رائج ہیں۔ ان میں سے اکثر سمندری جانوروں سے متعلق ہیں مثلاً سمندری کتا (s. dog)۔ دریائی عقاب (s. eagle) پیل ماہی (s. elephant)۔ دریائی گھوڑا (s. horse) بحری شیر (s. lion)۔ سمندری سانپ (s. serpent)

ان کے علاوہ اس لفظ سے بنے ہوئے بعض دوسرے مرکبات بھی اردو میں رائج ہیں جیسے خط بحر (s. line)- بحری نشان (s. mark)- بحری میل یا سمندری میل (s. mile)- بحری طیارہ (s. plane)- بحری مخلوق (s. born) وغیرہ جو انگریزی مرکبات کے ترجمے معلوم ہوتے ہیں- اس لفظ کی بدولت ہماری زبان میں بحری نوعیت کے کئی محاورں اور اصطلاحوں کا اضافہ ہوا ہے جو انگریزی محاوروں اور اصطلاحوں پر مبنی ہیں مثلاً سمندر کی گہرائی ناپنے کا آلہ (s. gauge)- بحری اجازت نامہ ملکہ (s. pass)- مشاہرہ بحری (s. pay)- بحری سامان (s. borne goods)- ملکہ بحر (mistress of the s) بحری مقام (s. side) دریائی مریض یا بحری مریض (sea sick)- سمندری بیماری (sea sickness)- سمندر میں (جہاز) سفر کرنے کے لائق (sea worthy)- سمندر میں سفر کرنے کی قابلیت (sea worthiness)- سمندر میں پہاڑ جیسی موجیں اٹھنا (ss. mountains high)- جب سمندر اپنے مردے اگل ڈالے (when the sea gives up its dead) وغیرہ- سک (sick) انفرادی حیثیت سے اردو میں سوائے فوجی لوگوں کی زبان کے غیر مستعمل ہے-

البتہ اس کے مرکبات بول چال میں رائج ہیں جیسے سک کال (مریضوں کے بلانے کا بگل)۔ سک لسٹ (بیماروں کی فہرست جو جہاز یا فوج میں ہوتی ہے) سک روم (مریض کا کمرہ)۔ سک لیو (رخصت بیماری) وغیرہ۔ صاحب[۱] نور اللغات کے مطابق اس لفظ کا ایک مرکب سک مان یا سکمان بھی ہے جو بطور صفت کے روگی کے معنی میں اردو میں مستعمل ہے۔ اور بقول مولف فرہنگ آصفیہ[۲] سکمان بگڑ کر "سکوان" ہو گیا ہے۔ ایک شاعر نے "سیکمان" ضعیف کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

نحیف زار ہوں ایسا میں ناتوانی سے
اٹھا لیا کوئی تنکا تو سیکمان ہوا
(شاد)

سلور (silver) چاندی کے معنی میں اردو میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات مثلاً جرمن سلور۔ نکل سلور۔ سلور پالش۔ سلور پلیٹ۔ سلور پرنٹ وغیرہ اردو زبان میں مستعمل ہیں۔ اردو کی مروجہ اصطلاح میں نقروی معیار (s. standard) ہر تاریک بادل میں چاندی کی چمک ہوتی ہے یا ہر مصیبت میں تسکین کا پہلو ہوتا ہے انگریزی اصطلاحوں

---

[۱] ن ۳-۲۴۵ [۲] ف ۳-۸۴

کا ترجمہ ہیں سسٹر (sister) اردو میں نن، راہبہ یا ہسپتال کی بڑی نرس کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ ساری (sorry) افسوس کے مفہوم میں صرف بات چیت میں رائج ہے۔ سوپ (soap) اردو میں عام لفظ ہے۔ اس کی مختلف ترکیبیں مثلاً بار سوپ۔ سن لائیٹ سوپ۔ حمام سوپ۔ لکس سوپ وغیرہ رائج ہیں۔

سک مان (sick man) بیمار یا روگی کے مفہوم میں رائج ہے۔ اس مرکب کے دونوں جز یعنی "سک" اور "مان" انگریزی کے الفاظ ہیں۔ یہ ترکیب "سکوان" کے روپ میں بھی مستعمل ہے جو سکمان کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ سوٹر (sweater) سوتی یا اونی موٹی بنیان کیلئے عام ہے۔ انگریزی تعلیم یافتہ لوگ سوئیٹر بھی بولتے ہیں۔ سلیپر (slipper) ایک خاص قسم کی بے ایڑی کی جوتی کے مفہوم میں عام طور پر مستعمل ہے۔ اس کا بگڑا ہوا روپ "سلیپٹ" بھی رائج ہے۔ سلف (self) میکانیات کی اصطلاح میں اس پرزہ کو کہتے ہیں جس کے دبانے سے موٹر کا انجن کام کرنے لگتا ہے۔ اس مفہوم میں یہ لفظ اردو میں تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہے۔ اس کا مرکب سلف

اسٹانڈر بھی آتا ہے۔ "سلف" انگریزی سابقہ کے طور پر خود یا ذات یا تنہا کے معنوں میں دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی آتا ہے جیسے سلف گورنمنٹ، لوکل سلف گورنمنٹ وغیرہ۔ ظفر نے "سلف گورنمنٹ" کو اپنے ایک شعر میں باندھا ہے۔

اچھی ہے سلف گورنمنٹ کی خواہش لیکن

ہونے پائے متزلزل نہ وفاداری ہند

سنگر (singer) انگریزی میں گانے والے کو کہتے ہیں۔ لیکن اردو میں یہ لفظ صرف سنگر کارخانے کی بنی ہوئی سینے کی مشین کے لئے رائج ہے۔ سلپ (slip)چٹھی یا کاغذ کے پرزہ کے لئے بات چیت میں آتا ہے تحریر میں نہیں۔ لیکن کرکٹ کی ایک اصطلاح کے طور پر یہ دونوں میں مستعمل ہے۔ سائڈ (side)بول چال میں آتا ہے۔ اس کے بعض مرکبات مثلاً سائڈ کار (موٹر سیکل کی بغلی سیٹ)، سائڈ شو (ضمنی کھیل تماشہ)سائڈ لائیٹ (روشنی جو ایک بازو سے آتی ہے)سائڈ ڈش (کوئی پر تکلف کھانے جو عام کھانوں کے علاوہ ہو)۔ سائڈ ریل (سینما میں اصل کھیل سے پہلے جو ذیلی ریل بتائی جاتی ہے) تقریر کے علاوہ تحریر میں بھی رائج ہیں۔ آخرالذکر مرکب یعنی سائڈ ریل کے دونوں جز خالص انگریزی ہیں۔ سائڈ کا مشتق "سائڈنگ" ریل کی بغلی پٹری کے

مفہوم میں اردو میں رائج ہے۔ سیلس (sales) تنہا استعمال میں نہیں ہے۔ البتہ مرکبات کے ساتھ مروج ہے جیسے سیلمن۔ دیوالی سیل۔ عید سیل۔ ہول سیل۔ سیلس ٹیکس وغیرہ۔

شیک (shake) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کا ایک مرکب شیک ہینڈ انیسویں صدی سے اور دوسرا مرکب "ملک شیک" بیسویں صدی کے وسط سے دودھ کے ایک خاص طرح کے مرکب کیلئے بول چال میں مروج ہے۔ شیم (shame) ندائی کلمہ افسوس یا شرم کے معنی میں مستعمل ہے۔ تقریر کے دوران میں یا ختم کے بعد ناپسندیدگی کا اظہار کرنے کے لئے بعض وقت شیم! شیم! کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ شیپ (shape) صورت یا صورت گری۔ وضع قطع۔ تراش خراش کے مفہوم میں بات چیت میں آتا ہے۔ شیرز (shares) یہ لفظ عام طور پر کسی لمیٹیڈ کمپنی کے حصوں کیلئے اردو میں یہ صیغہ جمع استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا مرکب "ڈیفرڈ شیرز" ان شیرز کیلئے مستعمل ہے، جن پر مقررہ تاریخ تک کوئی منافع نہ دیا جائے یا اگر منافع دیا جائے تو کم شرح سے۔ شیو (shave) حجامت۔ اصلاح۔ خط یا موتراشی کیلئے بات چیت میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات شیونگ اسٹک۔ شیونگ سٹ اور

شیونگ برش بھی مروج ہیں۔ شیڈ (shed) سائبان یا چھپر
کے معنی میں اردو میں رائج ہے۔ اس کا مرکب ٹن شیڈ بھی مروج
ہے۔ شلف (shelf) الماری کے مفہوم میں صرف انگریزی
داں طبقہ کی زبان پر ہے۔ شیلڈ (shield) اردو زبان میں
اس ڈھال یا سپر کے لئے رائج ہے جو کسی کھلاڑی، ادارہ یا ٹیم کو کسی
مقابلہ، میچ یا ٹورنمنٹ میں کامیابی پر دی جائے۔ شلنگ
(shilling) پونڈ کے بیسویں حصے (بارہ پنس مساوی ہوتے ہیں ایک
شلنگ کے) کیلئے اس سکے کے نام کی حیثیت سے اردو میں مروج ہے۔
شرٹ (shirt) قمیص کے معنی میں عام ہے۔ اس کا مشتق
شرٹنگ اور مرکب بش شرٹ دونوں اردو میں رائج ہیں۔ بلاک
شرٹ اور رڈ شرٹ زبان پر ہیں تحریر میں نہیں۔ شاک
(shock) بات چیت میں چالو ہے۔ اس کے مرکبات الکٹرک
شاک اور شاک ابزار بر ترتیب وار برقی اور میکانیات کی اصطلاحوں
کی حیثیت سے اردو میں رائج ہیں۔ شوز (shoes) اکثر جمع کی
شکل میں خاص قسم کے جوتے کے لئے اردو میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات
شو مارکٹ۔ پمپ شوز۔ شو لینڈ۔ باٹا شو۔ سامبر شوز۔ شوز مرچنٹ۔
شو ہارن (بوٹ چڑھانے کا آلہ) بھی تحریر اور تقریر میں مستعمل ہیں۔

شوٹ (shoot) اردو میں دو معنوں میں مستعمل ہے ایک تو گولی مارنا یا بندوق چلانا اور دوسرے فٹ بال یا ہاکی وغیرہ میں بال کو زور سے مارنا۔ یہ اردو افعال کے ساتھ زیادہ تر مستعمل ہے جیسے شوٹ کرنا۔ شوٹ لگانا۔ شوٹ مارنا وغیرہ۔ شوٹنگ کا استعمال شکار اور فلم کے سلسلہ میں ہوتا ہے۔ شاپ (shop) اردو میں دکان کے لئے عام لفظ ہے۔ اس کا مشتق شاپنگ بھی استعمال میں آتا ہے۔ اور اس کا مرکب شاپنگ سنٹر بھی رایج ہے۔ شاٹ (shot) انگریزی میں شوٹ (shoot) کا ماضی اور ماضی معطوفہ ہے۔ اردو میں یہ لفظ فوجی اصطلاح میں نشانہ کے لئے بول چال میں آتا ہے۔ البتہ اس کے مرکبات اسناپ شاٹ (بے خبری میں فوٹو لینا) شاٹ گن (وہ بندوق جس میں چھرے ڈالے جاتے ہیں) اور گریپ (شاٹ چھرّوں کی بندوق کا فیر) رایج ہیں۔ شولڈر (shoulder) کندھے کے معنی میں بات چیت میں اور درزیوں کی اصطلاح میں مروج ہے۔ شو (show) کھیل (۱) تماشا اور (۲) نمود و نمایش یا ٹھاٹ باٹ کے معنوں میں اردو میں استعمال ہو رہا ہے۔ اس کے مرکبات شوکیس۔ شوروم۔ شوباٹے (ایسا شخص جو دوسروں کے اشارے پر ناچے) تحریر اور تقریر میں بھی مستعمل ہیں اور آخر الذکر مفہوم کو ادا کرتے ہیں۔ اس لفظ کے دوسرے

مرکبات مثلاً میٹنی شو۔ میجک شو۔ مارننگ شو۔ فرسٹ شو۔ سکنڈ شو اول الذکر مفہوم کو ظاہر کرتے ہیں۔ شاور (shower) غسل خانے کے فوارہ کیلئے مستعمل ہے۔ اس کا مرکب شاور باتھ بھی رائج ہے۔ شٹل (shuttle) تنہا استعمال میں نہیں آتا۔ البتہ اس کے مرکبات، شٹل سرویس۔ شٹل ٹرین اور شٹل کاک اردو میں مستعمل ہیں۔ شنٹنگ (shunting) ریل کے انجن کی گاڑیوں یا ڈبوں کو اکٹھا کرنے کیلئے ایک پٹری سے دوسری پٹری پر جانے کے معنوں میں اصطلاح کے طور پر مستعمل ہے۔ شل (shell) فوجی اصطلاح میں ایک خاص قسم کے توپ کے گولے کیلئے مستعمل ہے۔ اس کا مرکب شل باری بھی اردو میں رائج ہے۔ شٹر (shutter) کواڑ یا تختہ یا ڈھکنے کے مفہوم میں رائج ہے۔

فیر (fair) تنہا مستعمل نہیں۔ لیکن اس لفظ سے بنی ہوئی ایک اصطلاح فیر پرائس شاپ (f. price shop) دوسری جنگ عظیم کے بعد سے اردو میں جاری ہوگئی ہے۔ یہ اصطلاح غلہ اور دیگر سامان کی ان دکانوں کیلئے مستعمل ہے جہاں قیمتیں واجبی اور جن پر سرکار کی نگرانی ہو۔ فاسٹ (fast) مضبوط یا پائیدار اور روزہ کے معنوں میں قدیم انگریزی میں ملتا ہے۔ انفرادی حیثیت سے یہ لفظ مذکورہ

معنوں میں اردو میں رائج نہیں ہے۔ البتہ اس کا ایک مرکب "فاسٹ کلر" اس مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ فاسٹ "تیز" کے معنی بھی دیتا ہے۔ لیکن اس مفہوم میں اس کا ماخذ اسکانڈنیویائی ہے انگریزی نہیں۔

فیلڈ (field) کھیل کے میدان کے مفہوم میں یہ لفظ اردو میں عام ہے۔ اس لفظ کے مشتق فیلڈر اور فیلڈنگ کرکٹ کے کھیل کی اصطلاحوں کی حیثیت سے اردو میں رائج ہیں۔ اس کے مرکبات فیلڈ مارشل۔ فیلڈ آرٹیلری۔ فیلڈ ایمبولنس۔ فیلڈ ہسپتال۔ فیلڈ ڈریسنگ۔ فیلڈ افسر۔ فیلڈ کلاس فوجی اصطلاحوں کے طور پر مروج ہیں۔ قدیم اور درمیانی انگریزی میں یہ لفظ فلڈ (feld) کے روپ میں پایا جاتا ہے۔ جرمن میں بھی یہ لفظ اسی شکل (فلڈ) میں ملتا ہے۔ البتہ ڈنمارک[1] کی زبان میں فلٹ (felt) ہے اور ولندیزی میں ولڈ (veld)۔

فنگر (finger) تنہا غیر مستعمل ہے۔ اس کا مرکب فنگر بلیڈ ایک کھیل کے معنی میں اردو میں عام ہے۔ اس کے دوسرے مرکبات مثلاً فنگر باول یا گلاس، فنگر چپ وغیرہ بات چیت میں آسکتے ہیں۔

فرسٹ (first) اردو میں پہلے یا اول کیلئے رائج ہے۔ اس کے بعض مرکبات بھی ہماری زبان میں رائج ہیں جیسے فرسٹ کلاس فرسٹ ایڈ۔ فرسٹ گریڈ وغیرہ۔ اردو میں یہ "فسٹ" ملفوظ ہے۔

---
[1] اسک ۱۸۴

فش (fish) تنہا استعمال میں نہیں آتا۔ البتہ اس کا ایک مرکب "فش پلیٹ" لوہے یا لکڑی کے اس ٹکڑے کیلئے مستعمل ہے جو کسی شہتیر یا ریلوے لاین وغیرہ کے جوڑوں اور گھٹیوں کو مضبوط کرنے لگایا جاتا ہے۔ مچھلی کے مفہوم میں یہ لفظ بول چال میں ہے تحریر میں نہیں۔ **فلاش** (feash) انفرادی حیثیت سے غیر مستعمل ہے۔ مگر اس کا مرکب "فلاش لائیٹ" چکاچوند کرنے والی تیز روشنی کیلئے اردو میں رائج ہے۔ رات کے وقت جو تیز روشنی ڈالکر فوٹو لیتے ہیں اسے بھی فلاش لائیٹ کہتے ہیں۔ فلاش لائیٹ شکار میں بھی استعمال کی جاتی ہے تاکہ شکاری تاریکی میں شکار کو اچھی طرح دیکھ سکے اور جانور اس کی تیزی سے وقتی طور پر اندھا ہو جائے۔
فلور (floor) فرش زمین کے مفہوم میں بات چیت میں آتا ہے اس کے مرکبات گراؤنڈ فلور۔ فرسٹ فلور وغیرہ بھی رائج ہیں۔ **فلوک** (fluke) کھیل کی ایک اور اصطلاح ہے۔ کسی کھیل میں (خاص طور پر بلیرڈ میں) حسن اتفاق سے کوئی فعل اس طرح سرزد ہو جو کھلاڑی کے مفید مطلب ہو تو اسے فلوک کہتے ہیں۔ **فلش** (flush) اردو میں دو معنوں میں مستعمل ہے ایک تو گنجفے کے ایک خاص کھیل کے معنی میں اور دوسرے بیت الخلاء

کو پانی سے صاف کرنیکے خاص نظام کے معنی میں۔ اس کا مرکب فلش سسٹم اردو تحریر اور تقریر میں آتا ہے۔ فورمن (foreman) یہ اردو میں مزدوروں کے داروغہ کیلئے مستعمل ہے جو دوسرے مزدوروں کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔ یہ مرکب لفظ اجزائے ترکیبی "فور" اور "من" سے تشکیل پایا ہے۔ اس میں "فور" بہ حیثیت سابقہ کے ہے جس کے معنی انگریزی میں "پیش یا آگے" کے ہیں۔ فول (foul) کھیل کے قواعد کی خلاف ورزی کے مفہوم میں اردو بول چال میں رائج ہے۔ لیکن اس سے بنا ہوا ایک محاورہ اول فول بکنا ادبی زبان میں بھی آتا ہے جس کے معنی بیہودہ بکواس یا لغویات کے ہیں۔ یہ دلچسپ مرکب دو انگریزی الفاظ اول (owl) اور فول (fool) سے تشکیل پایا ہے۔ "ایل فیل" غالباً اسی کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ شوق نے اس مرکب لفظ کو یوں باندھا ہے

پہلے غصہ تھا طور تھے بے طور
بکتے تھے اول فول اور ہی اور

فریم (frame) تصویر کے چوکھٹے کے مفہوم میں اردو میں عام

ہے۔ اس کا ایک مرکب گلاس فریم بھی رائج ہے۔ "مریم ورک" ٹینس کی ایک اصطلاح کے طور پر بات چیت میں چالو ہے۔ لفظ فریم کو منیر نے ایک شعر میں اس طرح استعمال کیا ہے۔

بن گیا فیروزہ گول آئینہ رخ کا فریم
گورے ماتھے پر نمایاں سبز جیرا ہو گیا

فری (free) آزاد یا خود مختار کے مفہوم میں اردو میں ایک عام لفظ ہے۔ اس کے بعض مرکبات ہماری زبان میں مستعمل ہیں جیسے فری پاس۔ فری شپ۔ فری اسکالر۔ فری اسکول۔ فری وھیل (میکانیات)۔ فری اسٹائل۔ فری یا فری مشین (ایک رازدارانہ انجمن جس کے مراسم خفیہ طور پر ادا کئے جاتے ہیں)۔ فری میسنری وغیرہ۔ یہ مرکب اردو میں "فرامشن" کے روپ[1] میں بھی پایا جاتا ہے جیسے فرامشن فرقہ طبقہ یا جماعت۔ فری لسٹ۔ فری کوارٹر۔ فری پورٹ بات چیت میں آتے ہیں۔ فرنڈ (friend) بات چیت میں دوست کے لئے رائج ہے۔ یہی حال "فرنڈشپ" کا ہے۔ یہ لفظ انجمنوں اور اداروں کے ناموں کے ساتھ آتا ہے جیسے فرنڈس

---

[1] ملاحظہ ۳-۶۴۶

اینڈ کو۔ فرنڈس آف انڈیا سوسائٹی وغیرہ۔ فل (full) پورا یا بھرپور کے مفہوم میں اردو میں بول چال میں چالو ہے۔ اس کے مرکبات فل بوٹ۔ فل بیاک۔ فل ڈریس (ریہرسل)، تحریر میں مستعمل ہیں۔ اردو کی اصطلاح "قد آدم تصویر یا مجسمہ" انگریزی اصطلاح (f. length portrait or statue) کا ترجمہ ہے۔ فائر یا فیئر (fire) بندوق سر کرنے یا داغنے کے مفہوم میں رائج ہے۔ جیسے بندوق سے کسی پر فیر کرنا یا بندوق کا فائر ہونا وغیرہ۔ نظیر کے ایک شعر میں "فیر" کا لفظ اس طرح بندھا ہے۔

دوزخ میں فیر کرتے ہیں پیسہ کے زور سے
جنت کی سیر کرتے ہیں پیسے کے زور سے

ظفر کے یہاں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

مشرق و مغرب کے احساں ہیں ہمارے سینہ پر
اس کے بہالوں کے کچو کے اسکی بندوقوں کے فیر

"فیر" آگ یا شعلہ کے معنوں میں بھی مستعمل ہے لیکن یہ صرف بات چیت کی حد تک محدود ہے۔ البتہ اس کے بعض مرکبات مثلاً فائر بریگیڈ۔ فائر انجن۔ فائر اسٹون (ٹائر)۔ فائر الارم۔ فائر من وغیرہ اردو میں مروج ہیں۔ فیر کا مشتق فیرنگ بھی عام ہے۔ اردو کے

بعض شعراء نے فیر حملہ کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ مثلاً نظیر کا شعر ہے۔

جو بارے ان پہ خرابی کی فیر ہوتی ہے

اور ان میں آنکے جن جن کی خیر ہوتی ہے

فٹ یا فوٹ (foot) انگریزی میں (۱) پیر اور (۲) ناپ کیلئے مستعمل ہے اول الذکر مفہوم میں یہ لفظ اردو میں تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ مرکبات کی شکل میں رائج ہے جیسے فٹ بال۔ فٹ بورڈ (وہ تختہ جو موٹر بس یا ریل پہ قدم رکھکر چڑھنے کیلئے لگایا جاتا ہے) فوٹ لائیٹ (اسٹیج کے سامنے کی ڈھکی ہوئی روشنی) فٹ پاتھ۔ فٹ نوٹ۔ فٹ رول (ایک فٹ لانبی پٹری) مربع فٹ۔ مکعب فٹ وغیرہ۔ فٹ (بارہ انچ) ناپ کے معنی میں زبان زد خاص و عام ہے۔ انگریزی میں فٹ کی جمع فیٹ ہے۔ لیکن اردو میں فٹ اور فیٹ ہے --- اردو میں فٹ اور فیٹ عام طور پر واحد اور جمع کی تخصیص کے بغیر استعمال کئے جاتے ہیں۔ **فرلانگ** (turlong) بھی لمبائی ناپنے کا ایک پیمانہ ہے جو میل کے آٹھویں حصہ کے برابر ہے۔ **فارورڈ** (forward) تنہا استعمال میں نہیں آتا البتہ مرکبات کی شکل میں دو خاص موقعوں پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک تو کھیل کی اصطلاح کے طور پر جیسے سنٹر فارورڈ۔ فارورڈ لائین وغیرہ دوسرے سیاسی اصطلاح میں جیسے فارورڈ بلاک وغیرہ۔

فلٹ (felt) نمدے کی ٹوپی کے معنی میں رائج ہے جیسے فلٹ ہیاٹ وغیرہ۔ فلم (film) عام لفظ ہے اس کے مرکبات فلم کمپنی۔ فلم اسٹار۔ فلم اسٹوڈیو۔ فلم ڈائرکٹر۔ فلم پروڈیوسر وغیرہ بھی زبان زد خاص و عام ہیں۔

کیان (can) رقیق چیزیں رکھنے دھات کا بنا ہوا برتن جیسے پکڑنے کو اوپر ایک دستہ لگا ہوا ہوتا ہے۔ فوجی ایک مقام سے دوسرے مقام کو سفر کرتے وقت عام طور "کیان" سے چاء پیتے ہیں۔ کلے (clay) چکنی مٹی کے معنی میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ اس کا مرکب "کلے پائپ" تحریر میں بھی آتا ہے۔ لمٹیڈ کمپنیوں کے ناموں میں یہ لفظ پایا جاتا ہے جیسے آج "کلے ورکس لمیٹیڈ حیدرآباد دکن"۔ کلچ (clutch) اردو تحریر اور تقریر میں اس آلہ کیلئے مستعمل ہے جس کے ذریعے موٹر کے گیر تبدیل کئے جاتے ہیں۔ یہ میکانیات کی ایک اصطلاح ہے۔ کول (coal) پتھر کے کوئلے کے مفہوم میں بات چیت میں رائج ہے۔ اردو میں کوئلہ لکڑی اور پتھر دونوں قسم کے کوئلے کیلئے مروج ہے۔ اس لفظ کا ایک دوسرا روپ "کولہ" ہے۔ کول کے بعض مرکبات اردو تحریر میں رائج ہیں مثلاً کول گیس۔ کولتار (عظیم بیگ چغتائی کی ناول کا نام بھی ہے) کولتار۔ انگریزی مرکب کولتار (c. tar) کے اجزائے ترکیبی "کول" اور "تار" کے آپس میں مقام کی تبدیلی سے اردو

میں ایک نیا مرکب "تارکول[1]" بن گیا ہے جو کسی یورپی زبان میں موجود نہیں ہے۔ درمیانی اور قدیم انگریزی میں یہ لفظ (col) کے روپ میں۔ ولندیزی میں (kod) کی شکل میں۔ آئیس لینڈی اور سویڈنی میں (kol) کی صورت میں، اور ڈنمارکی میں (kul) کی طرح موجود ہے۔ **کاٹ** (cot) کا مشتق کاٹیج جھونپڑی کے معنی میں بات چیت میں چالو ہے **کراک** (crack) تڑک یا شگاف کے معنی میں بول چال میں آتا ہے۔ **کرین** (crane) میکانیات کی اصطلاح میں بھاری وزن اٹھانے کے آلہ کیلئے مستعمل ہے۔ کرین انگریزی میں ابتداً ایک جانور کیلئے استعمال ہوا جسے اردو میں "سارس" کہتے ہیں اور جس کی لمبی گردن آگے کی طرف نکلی ہوئی ہوتی ہے۔ چونکہ وزن اٹھانے کا مذکورہ بالا آلہ بھی سارس نما ہوتا ہے اس لئے اس مناسبت کیوجہ سے اس کا نام خود انگریزی میں کرین پڑ گیا اور اس مفہوم میں یہ لفظ ہماری زبان میں بھی رائج ہوا۔ (key) کنجی، چابی یا چاوی کے معنی میں صرف بات چیت میں چالو ہے **کنگ** (king) بادشاہ کے معنی میں بات چیت میں مستعمل ہے کبھی اس کا مرکب کنگ کانگ قدآور جسیم کے پہلوان کے مفہوم میں اردو تحریر اور تقریر میں رائج ہے۔ دوسرے مرکبات

---

[1] حق ۱۹۷ ص۵۳ اسک ۹۶

یں کنگس سرکل اور کنگس پونیس ڈل قابل ذکر ہیں۔ کس (kiss) اردو میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ یہ ادب میں عام نہ ہو سکا گو اکبر نے اپنے کئی اشعار میں اس لفظ کا استعمال کیا ہے جیسے۔

ممکن نہیں اے مس ترا نوٹس نہ لیا جائے
گال ایسے پرزاد ہوں اور کس نہ لیا جائے

پیار اور بوسہ کے علاوہ یہ لفظ بلیرڈ کے کھیل میں ایک خاص اصطلاح کے طور پر اردو میں مستعمل ہے۔ جب دو سفید بال یا ایک سفید اور سرخ بال میز پر حرکت کی حالت میں ٹکراتے ہیں تو اسے کس (kiss) کہتے ہیں۔ کارن (corn) اناج کے معنی میں بول چال میں بھی غیر مستعمل ہے۔ مگر اس کا مرکب کارن فلور بات چیت میں آتا ہے۔ کاٹیج (cottage) اردو میں تنہا نہیں آتا البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ یا عمارت کے نام کے جز کے طور پر مستعمل ہے جیسے کاٹیج انڈسٹری۔ محبوب کاٹیج وغیرہ۔ کنٹر (canter) گھوڑے کی پویہ چال کے معنی میں رائج ہے۔ انگریزی زبان میں یہ لفظ اس وقت سے مروج ہوا جب سے کہ زائرین کنٹربری کی زیارت گاہ کو گھوڑوں پر تیزی (canterbury gallop) سے جاتے تھے۔ کنٹر اردو میں شراب کے پیالے کے مفہوم میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے کنٹر لگانا یا کنٹر اڑانا وغیرہ۔ اقبال کا

ایک شعر ہے۔

ہم مشرق کے مسکینوں کا دل مغرب میں جا اٹکا ہے
واں کنٹر سب بلوری ہیں یاں ایک پرانا مٹکا ہے

گیٹ (gate) پھاٹک یا دروازہ کے معنی میں اردو میں رائج ہے۔ یہ لفظ ایک خاص اصطلاح میں بھی مستعمل ہے جیسے گیٹ وے آف انڈیا۔ گرل (girl) لڑکی کے معنی میں بات چیت میں رایج ہے۔ اس کا ایک مرکب گرل گائیڈ نہ صرف بول چال بلکہ تحریر میں بھی مروج ہے۔ گلاس (glass) اردو میں کانچ یا دھات یا مٹی کے پانی پینے کے برتن کیلئے آتا ہے۔ جیسے ظفر علی خاں کے اس شعر میں۔

ساقی ابھی بجھی نہیں میرے جگر کی پیاس
لا بادۂ حجاز کے چند اور بھی گلاس

(چمنستان ص ۱۰)

سرور کے ہاں اس لفظ کا استعمال ملاحظہ ہو۔

بجائے مئے دیا پانی کا ایک گلاس مجھے
سمجھ لیا مرے ساقی نے بدحواس مجھے

(خمکدہ سرور۔ ص ۴)

یہ لفظ بعض محاوروں میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے گلاس چڑھانا۔ گلاس لنڈھانا (شراب کثرت سے پینا) وغیرہ۔ **گول** (goal) قدیم انگریزی میں دوڑ جیتنے کے آخری مقام کو کہتے ہیں۔ جدید انگریزی میں یہ عام طور پر (۱) مقصود اور (۲) کھیل کے میدان پر دو کھمبوں کے درمیانی فاصلہ کو کہتے ہیں جس میں سے بال کے گذرنے پر ہار جیت کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اردو میں یہ لفظ آخر الذکر مفہوم میں مروج ہے۔ اس کا مرکب گول کیپر بھی رائج ہے۔ **گولڈ** (gold) سونا یا طلاء کے معنی میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ اس کا ایک مرکب "گولڈ فش" چینی کی سرخ مچھلی کیلئے بول چال میں چالو ہے۔ اس لفظ کے بعض دوسرے مرکبات مثلاً رولڈ گولڈ۔ گولڈ فیلڈ (جیسے کولار گولڈ فیلڈ) تحریر میں آتے ہیں۔ اس کا مشتق گولڈن بات چیت میں اور گولڈن کا مرکب گولڈن جوبلی زبان اور ادب میں پایا جاتا ہے۔ **گڈ** (good) بات چیت میں شاذ ہے۔ اس کا مرکب گڈ بائی (g. bye) "خدا حافظ" کے مفہوم میں بول چال میں آتا ہے۔ اس کے بعض دوسرے مرکب مثلاً "گڈ ول" تجارتی شہرت (کسی کارخانے یا کمپنی کا نام اختیار کرنا اور اس کی تجارتی ساکھ سے فائدہ اٹھانے کا حق) کے مفہوم میں اور گڈ فرائی

ڈے (وہ جمعہ جو ایسٹر سے پہلے آتا ہے عیسائیوں کا ایک تہوار ہے)
تحریر میں آتے ہیں۔ جمع کی صورت میں لفظ (گڈس) سامان تجارت
اسباب یا جائداد منقولہ کیلئے آتا ہے۔ اس مفہوم میں یہ لفظ اردو
میں تنہا استعمال نہیں ہوتا۔ مگر اس کے مرکبات گڈس ٹرین۔ گڈس
شیڈ۔ ریلوے گڈس اور ریلوے گڈس شیڈ اردو میں رائج ہیں۔ گرے
(grey) خاکستری رنگ کے مفہوم میں بات چیت میں آتا
ہے۔ یہ لفظ کوٹ۔ پتلون اور شرٹ کے ساتھ کئی مرکبات بناتا ہے۔
جو بول چال میں چالو ہیں۔ گرین (green) بات چیت میں
بھی شاذ ہے۔ البتہ ناموں میں لکھی ہوئی صورت میں آتا ہے جیسے
گرین ہوٹل۔ گرین چائے۔ اس کا ایک دوسرا مرکب "گرین روم" تھیٹر
کے ایکٹروں کے خاص کمرہ کے مفہوم میں زبان اور ادب میں رائج ہے۔
گراونڈ (ground) کھیل کے میدان کے مفہوم میں بات چیت
میں رائج ہے۔ اس کے مرکبات گراونڈ گلاس اندھے شیشے کے لئے اور
گراونڈ فلور نیچے کی منزل کے لئے بول چال میں چالو ہیں۔ البتہ پلے گراونڈ
تحریر میں آتا ہے۔ گٹ (gut) مچھلی کی آنت کے مفہوم میں
تحریر اور تقریر میں رائج ہے۔ جیسے ریاکٹ کی گٹ وغیرہ۔ گلڈانگ[1]
دراصل بلڈاگ کا مسخ شدہ روپ ہے اور بل ڈاگ (bull dog)

مزدوروں gang) گیانگ (کتّے کی ایک خاص نوع کا نام ہے۔ گیانگ
قوسین میں دئے (dog chuck) گنڈلے کا چک (کی ٹولی کیلئے مستعمل ہے۔ گنڈلے کا چک
ہوئے انگریزی مرکب سے بگڑ کر بنا ہے۔ انگریزی ترکیب کے دونوں
جزو ڈاگ اور چاک۔ انگریزی زبان کے ہیں۔ اردو میں مذکورہ بالا مرکب
میکانیات کی ایک اصطلاح کے طور پر مستعمل ہے۔ گیم (game)
کھیل کے معنی میں اردو میں عام ہے۔ اس کا مرکب گیم بال اس وقت
استعمال کیا جاتا ہے جب کہ ٹینس۔ پنگ پانگ یا والی بال وغیرہ میں
ایک پائینٹ جیتنے سے گیم ہو جاتا ہے۔ گینگ وے (gangway)
جہاز سے کنارے پر آنے جانے کا راستہ یا پل۔ گلیز (glaze) انگریزی
میں صیقل یا پالش کرنے یا کسی چمکدار چیز کو قلعی چڑھانے کے مفہوم میں
مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ تنہا استعمال میں نہیں آتا۔ البتہ
اردو مصادر یا افعال کے ساتھ یہ لفظ مذکورہ بالا معنوں میں رائج ہے جیسے
گلیزنا یا گلیز دینا یا گلیز کرنا وغیرہ۔ اس کا مرکب گلیزکڈ بھی بات چیت میں
رائج ہے۔ گلٹ (gilt) طمع کے مفہوم میں بول چال اور ادب
دونوں میں آتا ہے۔ مثلاً اکبر کا شعر ہے۔

---

(۱) ج ۴-۲۸۲ ۵۲ ت ۹۸۹-

بہت شوق انگریز بننے کا ہے
تو چہرے پہ اپنے گلٹ کیجئے

لیڈی (lady) خاتون کے معنی میں اردو میں عام ہے۔ جیسے حسب ذیل شعر میں۔

آپ کی ڈاڑھی سے جو عقدہ نہ ہو سکتا ہو حل
کھول دیتی ہے کسی لیڈی کی زلف عنبرین
(ظفر)

اس کا مرکب لیڈی ڈاکٹر بھی ہماری زبان میں رائج ہے۔ لینڈ (land) بات چیت میں دوسرے الفاظ کے ساتھ آتا ہے جیسے گرین لینڈ ہوٹل۔ اس کے بعض مرکبات بول چال میں چالو ہیں جیسے لینڈ لیڈی لینڈ لارڈ وغیرہ۔ اردو کی ایک جدید اصطلاح "زمیندارہ بنک" (وہ بنک جو زمین کی ضمانت پر رقم بطور قرض دے) انگریزی اصطلاح "لینڈ بنک" کا ترجمہ ہے۔ یہ لفظ نہ صرف درمیانی[ا] اور قدیم انگریزی میں بلکہ ولندیز۔ آئیس لینڈ سویڈن۔ ڈنمارک اور جرمن زبانوں میں بھی اسی روپ (لینڈ) میں پایا جاتا ہے۔ لیو (leave) رخصت کے معنی میں بات چیت میں

ا۔ اسک ۲۸۳

رائج ہے۔اس کے مرکبات سک لیو اور فرینچ لیو (بغیر اجازت یا اطلاع کے رخصت پر چلا جانا) بول چال میں چالو ہیں۔**لائیف** (life) زندگی۔حیات یا جان کے مفہوم میں بات چیت میں چالو ہے۔مگر اس کے بعض مرکبات اردو تحریر میں بھی آتے ہیں جیسے لائیف انشورنس (سوسائٹی)، لائیف بوٹ۔لائیف بلٹ۔لائیف بائے (صابن) وغیرہ۔

لائیٹ (light) روشنی۔نور یا برقی روشنی کے معنوں میں اردو میں ایک عام لفظ ہے۔اس لفظ سے بنے ہوئے کئی مرکب الفاظ اور اصطلاحیں اردو میں رائج ہیں جیسے الکٹرک لائیٹ۔لائیٹ ہاوس۔لائیٹ ہاوس ٹاکیز۔لائیٹر سگریٹ لائیٹر۔لائیٹ ڈیوٹی۔لائیٹ شپ۔لائیٹ ویٹ۔لائیٹ ویٹ چامپین وغیرہ۔ان کے علاوہ اس لفظ سے بنی ہوئی بعض اصطلاحیں اور محاورے اردو میں ایسے رائج ہو گئے ہیں جن کا ماخذ انگریزی ہے۔مثلاً روشنی ڈالنا (throw l. upon)؛ چیزوں کو اچھے روپ میں دکھانا (place things in a good l.)۔ان واقعات کی روشنی میں (in the l. of these facts) وغیرہ انگریزی اصطلاحوں کے ترجمے ہیں۔**لوفر** (loafer) آوارہ یا لفنگے کے مفہوم میں بات چیت میں چالو ہے یہ لفظ انگریزی **لوف** (loaf) سے مشتق ہے جس کے ایک معنی نان پاؤ کے ہیں۔**لانگ** (long) تنہا غیر مستعمل ہے۔اسکے مرکب لانگ ہاپ (کرکٹ میں وکٹ کے قریب گدا کھانیوالی گیند) اور

لانگ سوٹ (تماش)، بات چیت میں چالو ہیں۔ بعض دوسرے مرکبات مثلاً لانگ جمپ لانگ پارلیمنٹ اور لانگ کلاتھ تحریر اور تقریر میں رائج ہیں۔

لانگ کلاتھ سے بگڑ کر ایک دلچسپ لفظ "لنکلاٹ" بن گیا ہے جو اردو میں مروج ہے۔ لوز (loose) بات چیت میں بھی رائج نہیں ہے۔ مگر اس کا ایک دیسی مرکب لوز فٹ (l. fit) بات چیت میں مستعمل ہے۔ یہ درزیوں کی اصطلاح میں کپڑے کا ایسا ناپ ہے جو لوز (ڈھیلا) ہے نہ فٹ (تنگ) بلکہ اوسط قسم کا۔ لارڈ (lord) انگریزی خطاب ہے جو اردو میں ایسے خطاب یافتہ انگریزوں کے لئے مستعمل ہے۔ مرکب کی صورت میں یہ لفظ اصطلاح یا نام کے جز یا عہدہ کے لئے رائج ہے جیسے لارڈشپ۔ لارڈ بشپ (مذہبی)۔ لارڈ لفٹنٹ (آئرلینڈ کا وایسرائے)۔ لارڈ میور (بلدیہ لندن یا ڈبلن کا صدر)، لارڈ ریکٹر (اسکاٹ لینڈ کی جامعہ کا صدر)۔ لارڈ پریوی سیل (وہ لارڈ جس کے سپرد مہر کوچک ہو)۔ لارڈز (لندن کا مشہور کرکٹ میدان) وغیرہ۔ یہ لفظ اردو میں بگڑ کر "لاٹ" ہوگیا ہے۔ چنانچہ لاٹ صاحب۔ لاٹ صاحب اور لاٹ پادری ہماری زبان اور ادب میں رائج ہیں لاٹ صاحب طنزاً بھی مستعمل ہے جیسے آپ لاٹ صاحب ہیں۔ لیپ (leap) چھلانگ کے معنی میں رائج ہے۔ اکبر کا شعر ملاحظہ ہو۔

رکھتے تھے جو بزرگ قدم پھونک پھونک کر
خوگر ہوئے ہیں لیپ کے اسکپ کے جمپ کے

لیٹ (late) تنہا اردو میں رائج نہیں ہے۔ البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ بات چیت میں مستعمل ہے جیسے ٹرین لیٹ ہے۔

لیڈر (leader) قائد۔ رہنما یا سرگروہ کے مفہوم میں رائج ہے۔ انیسویں صدی کے وسط سے یہ لفظ اردو کے اکثر انشا پردازوں اور شاعروں کے کلام میں آنے لگا جیسے اکبر کا شعر ہے۔

قوم کے غم میں ڈنر کھاتے ہیں حکام کے ساتھ
رنج لیڈر کو بہت ہے مگر آرام کے ساتھ

ظفر نے بھی اس لفظ کو باندھا ہے۔

جو ڈر گیا ہو قید سے اور تازیانہ سے
لیڈر ہماری قوم کو ایسا نہ چاہیے

جوش ملیح آبادی کے یہاں بھی یہ لفظ ملتا ہے جیسے

جناب لیڈر کے وعظ و لکچر کو یوں تو بالکل درست پایا
مگر نگاہ ہال بین نے عمل جو دیکھا تو سست پایا

اس مقبول عام انگریزی لفظ کے آخر میں یائے معروف کے اضافہ سے اردو نے ایک نیا لفظ "لیڈری" بنایا ہے جو یورپی زبانوں میں نہیں

پایا جاتا۔ کیفی اعظمی نے آخر شب میں لیڈر کی جمع "لیڈروں" بھی استعمال کی ہے۔

لیڈروں کو کوستی ہیں ہاتھ اٹھا کر عورتیں
منتیں منتی ہیں ترویج جفا کے واسطے

لاک (lock) منفرد غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کا مرکب "لاک اپ" رائج ہے جس کے دونوں جز انگریزی زبان کے ہیں۔

لاوڈ (loud) بھی تنہا غیر مستعمل ہے۔ مگر اس کا مرکب لاوڈ اسپیکر تحریر اور تقریر میں مروج ہے۔ اس ترکیب کے اجزا بھی انگریزی زبان سے ماخوذ ہیں۔ لاوڈ اسپیکر کے لئے "گنجارہ" بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن انگریزی لفظ زیادہ عام ہے۔

میڈن (madn) کرکٹ کے کھیل کی ایک خاص اصطلاح ہے۔ ایسا اور (over) جس میں کوئی دوڑ نہ بن سکے تو اسے میڈن اوور یا صرف میڈن کہتے ہیں۔ **میک** (make) اردو میں ساخت۔ بناوٹ یا سرشت کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے جیسے "یہ گاڑی امریکن میک کی ہے" یا "اس موٹر کا کونسا میک ہے"۔ اس کا ایک مرکب "میک اپ" تھیٹر کی اصطلاح میں ایکٹر کے روپ بھرنے یا چہرہ پر غازہ ملنے کے مفہوم میں تحریر میں

رائج ہے۔ یہ مرکب عام طور پر عورتوں کے چہروں کو خوبصورت اور زیادہ جاذب نظر بنانے کی مساعی جمیلہ کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ میان (man) تنہا مستعمل نہیں ہے۔ البتہ بعض مرکبات میں آتا ہے جیسے پوسٹمن کوچمن میں۔ مارک (mark) نشان یا علامت کے معنی میں بات چیت میں رائج ہے۔ اس کا مرکب مارک لسٹ بول چال میں آتا ہے۔ اس کے دوسرے مرکبات مثلاً ٹریڈ مارک۔ اور مارکر تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہیں۔ "مارک" جرمنی کے سکہ کے نام کے طور پر بھی اردو میں آتا ہے۔ میاچ (match) کھیل کے معنی میں اردو میں عام ہے جیسے فٹ بال میچ۔ اس مفہوم میں اس کا ماخذ انگریزی ہے۔ یہ اردو میں کئی افعال کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے جیتنا۔ مارنا۔ ہرا دینا۔ کھلانا وغیرہ۔ دیا سلائی کے مفہوم میں اس کا ماخذ اصلی یونانی زبان ہے۔ اور یونانی۔ فرانسیسی اور انگریزی سے ہوتا ہوا یہ لفظ "کاڑی" کے مفہوم میں اردو میں پہنچا ہے۔ ملک (milk) دودھ کے معنی میں بات چیت میں ہے۔ اردو کی اصطلاح "گرے ہوئے دودھ پر آنسو بہانے سے کیا فائدہ" انگریزی محاورے (no use crying over spiltmilk) کا ترجمہ ہے۔ مارننگ (morning) بول

چال میں بھی شاذ ہے۔ مگر اس کے مرکبات مارننگ کوٹ۔ مارننگ ڈریس۔ مارننگ سوٹ۔ مارننگ شو بات چیت میں رائج ہیں۔ ماور (mother) بات چیت میں بھی رائج نہیں۔ لیکن اس لفظ سے بنے ہوئے ایک انگریزی محاورے کا اردو ترجمہ "ضرورت ایجاد کی ماں ہے" ہماری زبان میں اس طرح عام ہوگیا ہے کہ اس کے اصلی ماخذ (necessity is the mother of invention) کی طرف بہت کم لوگوں کا دھیان جاتا ہے۔ مڈ (mud) تنہا اردو میں رائج نہیں ہے۔ اس کا مرکب مڈگارڈ ہماری زبان میں عام ہے۔ مڈل (middle) درمیانی کے مفہوم میں مروج ہے جیسے مڈل اسکول۔ مڈل پاس۔ مڈل کلاس وغیرہ۔ مڈل پاس کے لئے تحقیراً "مڈلچی" بھی آتا ہے۔ مٹر (mutter) ایک قسم کی دانہ دار پھلی کے لئے رائج ہے۔ میٹنگ (meeting) جلسے کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ تحریر میں نہیں آتا۔ مائی (my) اکیلا نہیں آتا۔ دوسرے الفاظ کے ساتھ خطابیہ انداز میں مستعمل ہے جیسے مائی ڈیر مائی لارڈ وغیرہ۔

نائیٹ (knight) ایک انگریزی خطاب ہے جو کسی فوجی یا غیر فوجی شخص کو ہر قومی خدمت کے صلے میں بادشاہ یا حکومت

کی طرف سے دیا جائے یہ خطاب اردو زبان اور ادب میں رائج ہے۔ ناٹ (knot) اردو بات چیت میں گرہ یا گانٹھ کیلئے مستعمل ہے۔ اس کا مرکب اسکوٹ ناٹ تحریر میں بھی آتا ہے۔ انگریزی کی طرح اردو میں ناٹ بحری جہاز کی رفتار کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے "جہاز کی رفتار فی گھنٹہ ۱۵ ناٹ ہے"۔ نیل (nail) انگریزی میں ناخن اور کیل کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اردو میں یہ بات چیت میں غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات نیل پینٹ اور نیل برش بول چال میں آتے ہیں۔ اردو کا محاورہ "تابوت میں کیل ٹھونکنا" انگریزی محاورے (drive a n. into one's coffin) سے ماخوذ ہے۔ نٹ (net) جال کے معنی میں اردو میں مروج ہے۔ جیسے ٹینس کا نٹ وغیرہ۔ یہ انگریزی لفظ قدیم انگریزی، ولندیزی، آئس لینڈی اور ڈنمارک کی زبان میں مذکورہ بالا روپ اور مفہوم میں رائج ہے۔ نیوز (news) بات چیت میں اطلاع یا خبر کے معنوں میں رائج ہے۔ یہی حال "نیوز پیپر" کا ہے جو بول چال میں عام ہے۔ البتہ نیوز اڈیٹر۔ نیوز ایجنٹ۔ نیوز ایجنسی۔ نیوز پرنٹ نیوز بلیٹین۔ نیوز سروس۔ دکن نیوز (سروس) تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہیں۔ نائیٹ (night) بول چال میں چالو ہے۔ اس کے بعض مرکبات مثلاً نائیٹ شو۔ نائیٹ کلب۔ نائیٹ ڈریس۔ نائیٹ

سوٹ۔ نائیٹ گون وغیرہ بات چیت کی حد تک محدود ہیں۔ اردو کی اصطلاح "مدارس شبینہ" انگریزی اصطلاح (n. schools) کا ترجمہ ہے۔ نپل (nipple) بچوں کے دودھ کی بوتل کی چسنی کے مفہوم میں اردو میں عام ہے۔ نو (no) عام طور پر انگریزی تعلیم یافتہ اردو داں لوگوں کی زبانوں پر ہے۔ اس کا مرکب "نو بال" ٹینس اور کرکٹ کے کھیلوں میں ایک خاص اصطلاح کے طور پر مروج ہے۔ اس کے ذریعے کسی بال کو خلاف قاعدہ قرار دیا جاتا ہے۔ نٹ (nut) ڈگری۔ ڈھبری یا ڈبری کے معنوں میں اردو میں عام لفظ ہے۔ یہ اکثر بولٹ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے نٹ بولٹ وغیرہ۔

ویسٹ (waist) انگریزی میں کمر کے معنی میں آتا ہے۔ یہ لفظ تنہا اردو میں استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس کا ایک مرکب "ویسٹ کوٹ" بگڑ کر اردو میں "واسکوٹ" ہو گیا ہے جو صدری کے مفہوم میں اردو زبان میں عام ہے۔ وارڈ (ward) اردو میں (۱) شہر کے حلقے (۲) اور جیل خانہ یا اسپتال کے کمرہ یا حال کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات وارڈ کمشنر۔ وارڈ آفس۔ وارڈ آفیسر بھی رائج ہیں۔ اس لفظ سے بنی ہوئی ایک اصطلاح کورٹ آف وارڈز بھی اردو میں مروج ہے۔ وارڈ کا صوتیاتی جائزہ لیتے وقت یہ خیال آسکتا ہے

کہ وارڈن اس کا مشتق ہوگا۔ لیکن[1] یہ لفظ فرانسیسی زبان کا ہے اور فرانسیسی میں ٹیوٹانی سے آیا ہے۔ وارڈ اور وارڈن کے ماخذ جدا جدا ہیں لیکن معنوں میں اختلاف نہیں۔ چنانچہ یہ دونوں لفظ ”محافظ یا نگران“ کے مفہوم میں بھی مستعمل ہیں۔ اردو بات چیت میں وارڈروب (wardrobe) کپڑے رکھنے کی الماری کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس لفظ کا ماخذ بھی وارڈن کی طرح انگریزی نہیں فرانسیسی ہے اور خود فرانسیسی میں یہ جرمن سے آیا ہے۔ واٹر (water) پانی کے معنی میں تنہا نہیں آتا۔ اس کے مرکبات روز واٹر اور واٹر ورکس زیادہ تر بات چیت میں رائج ہیں اور سوڈا واٹر تحریر میں بھی مروج ہے۔ اس لفظ کے بعض دوسرے مرکبات مثلاً ”واٹر پروف“ ”واٹر کلر“ بات چیت کے علاوہ تحریر میں بھی مستعمل ہیں۔ ولتھ (wealth) بات چیت میں بھی غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کا ایک مرکب کامن ولتھ ”دولت مشترکہ“ کے مفہوم میں تحریر میں بھی رائج ہے۔ ولتھ کی طرح ول فیر (welfare) بھی نہ تو تحریر میں آتا ہے اور نہ بول چال میں۔ البتہ اس کا ایک مرکب ول فیر اسٹیٹ (یا ولفیر اسٹیٹ) آجکل اردو اخبارات میں نظر آرہا ہے۔

---

[1] اسک ۔ ۶۰۰

ول (well) کا صرف ایک مرکب ٹیوب ول اردو میں نل کے کنویں کیلئے رائج ہے جس کا ذکر ٹیوب میں گذر چکا ہے۔ ویسٹ (west) مغرب کے معنی میں بات چیت میں آتا ہے۔ ناموں میں ویسٹ اینڈ (واچ کمپنی)، ویسٹ منسٹر (ایبی) وغیرہ اردو میں مستعمل ہیں۔۔

وہسٹ (whist) گنجفے کا ایک کھیل جس میں ہر دفعہ ٹرمپ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس کا مرکب وہسٹ ڈرائیو (w. drive) بول چال میں کبھی کبھی آتا ہے۔ وائر (wire) تار کے مفہوم میں تنہا نہیں آتا۔ بعض کمپنیوں کے ناموں میں یہ لفظ آتا ہے جیسے وائر اینڈ اسٹیل پراڈکٹس لمیٹیڈ۔ اس کا ایک مرکب وائرلس بات چیت کے علاوہ تحریر میں بھی رائج ہے۔ اس کی ایک اصطلاح وایرلس آپریٹر بھی مستعمل ہے۔ ون (win) فتح یا جیتنے کے مفہوم میں بات چیت (گھوڑوں کی ریس میں ون اور پلیس دو مقامات ہیں جہاں سے ٹکٹ خریدے جاتے ہیں) میں کبھی کبھی آتا ہے۔ یہی حال اس لفظ کے اسم فاعل ونّر کا ہے۔ ووڈ (wood) تنہا بات چیت میں بھی رائج نہیں ہے البتہ اس کا ایک مرکب پلائی ووڈ (جیسے امریکن پلائی ووڈ) بول چال اور تحریر دونوں میں آتا ہے۔ وول (wool) اون کے معنی میں بات چیت میں آتا ہے۔ اس کا ایک مشتق وولن بھی

رائج ہے۔ ورک (work) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات اور اصطلاحیں اردو میں رائج ہیں جیسے ورک شاپ۔ انجینیرنگ ورک شاپ۔ واٹر ورکس۔ ہائیڈرو الکٹرک ورکس۔ ہوم ورک وغیرہ۔ واچر (watcher) اور اس کا مُعرّب واشر دونوں ایک ہی پرزہ کے لئے اردو میں مستعمل ہیں۔ واشنگ (washing) اکیلا مستعمل نہیں۔ البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر مرکبات بناتا ہے۔ جیسے واشنگ کمپنی۔ واشنگ سوڈا وغیرہ۔ وہپ (whip) اردو میں ایک سیاسی اصطلاح کے طور پر مستعمل ہے۔ اس سے وہ شخص مراد ہے جو پارلیمنٹ میں اپنی پارٹی کے ممبروں میں نظم و ضبط قایم رکھتا ہے۔ ولڈ (weld) انگریزی میں لوہے اور فولاد وغیرہ کے ٹکڑوں یا حصوں کو گرم کرکے جوڑنے کے لئے آتا ہے۔ اردو میں یہ لفظ تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اردو افعال کے ساتھ رائج ہے۔ جیسے ولڈ کرنا۔ ولڈ ہونا۔ ولڈ کیا جانا وغیرہ۔ اس کا مشتق ولڈنگ تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہے۔ ولڈ حقیقت میں سویڈش زبان کا لفظ ہے۔ انگریزی کے توسط سے یہ سویڈش لفظ اردو میں بھی داخل ہوا۔

ہیئر (hair) تنہا غیر مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات ہیئر آئیل۔ ہیئر ٹانک۔ ہیئر پن۔ ہیئر کٹنگ سیلون اردو میں رائج ہیں۔ ہاف (half)

انفرادی حیثیت سے غیر مستعمل ہے۔ اس کے مرکبات ہاف ٹائیم۔ ہاف بال۔ ہاف بیاک وغیرہ اردو میں استعمال ہوتے ہیں۔ ہال (hall) بڑے کمرے یا بڑے دالان کے مفہوم میں اردو زبان اور ادب میں یہ لفظ عام ہے۔ اس کے مرکبات لکچر ہال۔ اڈریس ہال۔ ڈانس ہال اردو میں مروج ہیں۔ ہینڈ (hand) اکیلا استعمال میں نہیں آتا۔ مگر اس کے مرکبات اردو میں رایج ہیں مثلاً ہینڈ بیگ۔ ہینڈ بریک ہینڈ بال۔ ہینڈ بل وغیرہ۔ ہینڈی کیپ (handicap) کسی مقابلہ میں حصہ لینے والوں میں سے چند پر خاص شرائط یا قیود عاید کرنا۔ اس مفہوم میں یہ مرکب لفظ زبانوں پر ہے ادب میں نہیں۔ ہینڈل (handle) موٹھ۔ دستہ یا ہاتھ کے مفہوم میں اردو میں ایک عام لفظ ہے جیسے سیکل یا کواڑ وغیرہ کے ہینڈل۔ ھارڈ (hard) استعمال میں نہیں آتا۔ البتہ اس لفظ سے بنی ہوئی بعض اصطلاحیں ہارڈ لک اور ہارڈ لاین کسی ناکامی کے موقع پر بطور اظہار ہمدردی بات چیت میں استعمال کی جاتی ہیں۔ ہارڈ کا ایک مرکب ہارڈ ویر لوہے کے سامان کی دکانوں کے ناموں کے ساتھ بھی آتا ہے جیسے ہارڈ ویر مرچنٹ۔ ھیاٹ (hat) انگریزی ٹوپی کے معنی میں اردو میں رایج ہے۔ اس کے مرکبات ہیاٹ اسٹانڈ۔

ہیاٹ مرچینٹ بھی مستعمل ہیں۔ ہیڈ (head) تنہا غیر مستعمل
ہے سوائے موٹر کی ایک اصطلاح گے۔ اس کے مرکبات ہیڈ فون
ہیڈ ماسٹر۔ ہیڈ آفس۔ ہیڈ کلرک۔ ہیڈ کانسٹبل۔ ہیڈ ڈرافٹسمن۔
ہیڈ کوارٹر وغیرہ تحریر اور تقریر میں رائج ہیں۔ ہلتھ (health)
انفرادی حیثیت میں غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات ہلتھ آفیسر۔
ہلتھ کیمپ وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔ ہارٹ (heart) دل
کے معنی میں بات چیت میں کبھی کبھی آتا ہے۔ مگر اس سے بنی ہوئی ایک
اصطلاح "ہارٹ فیل ہونا" قلب کی حرکت بند ہو کر مر جانے کے مفہوم
میں بات چیت میں عام ہے۔ ہیٹ (heat) اردو میں بات
چیت میں رائج نہیں ہے۔ صرف اس کا ایک مشتق ہیٹر یانی گرم کرنے
کے آلے کے معنی میں ہماری زبان میں مروج ہے۔ ہیٹ ویو بھی کبھی کبھی
لو کی بجائے بات چیت میں آتا ہے۔ اردو میں سائنس کی بعض اصطلاحیں
مثلاً حرارت نوعی (specific h.)۔ حرارت مخفی (latent h.)۔
وہ درجہ حرارت جب کوئی چیز گرمی سے سفید ہو جائے (white h.)
انگریزی کی اصطلاحوں پر مبنی ہیں۔ ہیوی (heavy) کی صرف
ایک اصطلاح "ہیوی ویٹ چیمپین" اردو میں رائج ہے۔ ہائی
(high) اکیلا استعمال میں نہیں آتا۔ اس کے مرکبات ہائی اسکول

ہائی کورٹ اور ہائی جمپ اردو میں مستعمل ہیں۔ ہائی لینڈ (high land) انگریزی الفاظ "ہائی" اور "لینڈ" سے ترکیب پایا ہے۔ یہ انگریزی مرکب اردو میں ایسی زمین کے لئے بات چیت میں مستعمل ہے جو سطح مرتفع پر واقع ہو۔ اس کا اسم فاعل ہائی لینڈر انگریزی کی طرح اردو زبان میں بھی شمالی اسکاٹ لینڈ کے رہنے والے کیلئے خاص طور پر مستعمل ہے۔ ہایر (hire) بات چیت میں بھی غیر مستعمل ہے۔ مگر اس لفظ سے بنی ہوئی ایک اصطلاح "ہایر پرچیز سسٹم" (h. purchase system) کاروباری حلقوں کی بات چیت میں رائج ہے۔ ہاکی (hockey) کھیل کے معنی میں اردو میں عام لفظ ہے۔ اس کے مرکب ہاکی اسٹک۔ ہاکی بال بھی مروج ہیں۔ ہولڈ (hold) اردو میں غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کا مشتق ہولڈر (جیسے پن ہولڈر) اور مرکب ہولڈ آل یا ہولڈال (سامان باندھنے) اردو میں رائج ہیں۔ ہوم (home) تنہا رائج نہیں ہے۔ مگر اس کے مرکبات ہوم ورک۔ ہوم ڈپارٹمنٹ۔ ہوم سکریٹری۔ نرسنگ ہوم۔ ہوم آفس۔ ہوم رول (خصوصاً آئرستان کا) اردو میں مستعمل ہیں۔ ہوم کی طرح ہاوس یا ہاوز (house) بھی اکیلا استعمال میں نہیں آتا۔ اس کے مرکبات بورڈنگ ہاؤس۔ ہاؤس سرجن۔ بوٹ ہاؤس۔ گسٹ ہاوس۔ کافی ہاوس۔ انڈیا ہاؤس (لندن) وغیرہ

اردو زبان میں رائج ہیں۔ ہنی مون (honeymoon) ماہ عسل کے مفہوم میں نہ صرف بات چیت بلکہ تحریر میں بھی مروج ہے۔ ہوڈ (hood) سر کے لباس کے معنی میں نہیں لیکن اس معنی میں کہ وہ پٹی جو گون کے ساتھ پہنی جاتی ہے اور جس کے رنگ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہننے والے نے کون سی سند حاصل کی ہے مستعمل ہے۔ ہارن (horn) اردو میں عام ہے جیسے موٹر کا ہارن وغیرہ۔ یہ لفظ قدیم انگریزی۔ آئس لینڈی۔ ڈنمارکی۔ سویڈنی اور جرمن میں اسی روپ اور معنی میں ملتا ہے۔ اردو تلفظ میں " ر " متحرک رہتی ہے۔ ہوز (hose) اردو میں بات چیت میں بھی رائج نہیں ہے۔ لیکن اس کا مرکب " ہوز پائپ " جو موٹر کے انجن کو گرم ہونے سے بچاتا ہے تحریر اور تقریر میں مستعمل ہے۔ ہوپ (hope) انگریزی میں " امید " کے معنی دیتا ہے۔ اردو میں یہ رائج نہیں ہے۔ البتہ ایک اصطلاح راس امید جو انگریزی اصطلاح (Cape of Good Hope) کا ترجمہ ہے اردو میں مستعمل ہے۔ طبیعات کی اصطلاح میں " ہوپ کا آلہ (Hope's apparatus) کافی مشہور ہے۔ ہپ (hip) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ نعرۂ تحسین کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ جیسے ہپ ہپ

ہرے وغیرہ۔ ہز (his) کبھی اکیلا نہیں آتا۔ بعض خطابی الفاظ کے آگے یہ بطور واحد غائب مذکر کے آتا ہے جیسے ہز ہائینس۔ ہز مجسٹی۔ ہز اگزالٹڈ ہائی نس وغیرہ۔ ہک (hook) کانٹے کے مفہوم میں عام ہے۔ علاوہ ازیں یہ لفظ کرکٹ اور گولف کے کھیلوں کی ایک اصطلاح کے طور پر بھی مستعمل ہے۔ ہیر (hear) تکرار کے ساتھ (ہیر ہیر!) خوشی میں یا بعض وقت طنزاً تالیاں بجا کر بولتے ہیں۔ ہارس (horse) انفرادی حیثیت سے استعمال میں نہیں آتا۔ البتہ اس کے مرکبات مثلاً ہارس پاور۔ ہارس شوئیگنٹ وغیرہ اردو میں مستعمل ہیں۔ ہب (hub) پہیے کے درمیانی حصہ کے لئے اردو میں رائج ہے جیسے سیکل کا ہب وغیرہ۔

یارڈ (yard) گز اور احاطے کے معنوں میں انگریزی میں مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ صرف آخر الذکر مفہوم میں دوسرے الفاظ کے ساتھ مروج ہے۔ جیسے ریلوے یارڈ۔ یارڈ ماسٹر۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ۔ ڈاک یارڈ وغیرہ۔ آخر الذکر لفظ میں جز اول "ڈاک" ولندیزی ہے اور جز آخر یعنی "یارڈ" انگریزی۔

انگریزی الفاظ

(الف)	اسٹال
ایکسرے	اسٹامپ
آئیس	اسٹینڈ
انکم	اسٹار
اننگ	اسٹارٹ
اسپین	اسٹپ
اسپارک	اسٹیل
اسپیڈ	اسٹپ
اسپن	اسٹوارڈ
اسپنڈل	اسٹک
اسٹاف	اسٹاک

اسٹروک
اوسٹ
اولڈ
ارل
ایسٹر
انگلش
اوور
اوورسیر
آوٹ
اسپرانٹو
اسپرنگ
اسپیچ
اسپیکر
اسٹابری
ایٹ ھوم
آل
انڈر

اسٹریچر
انٹر
اسٹریلائز
اسٹرلنگ
اسٹو
اسٹرانگ
اسٹنٹ
اپ ہولسٹری
ایربک
اسٹک

(ب)

بے بی
بارلی
بیاٹ
بیاج
باتھ
بیم
بڈ

بڈ
بل
بینچ
بیری
برتھ
بسٹ
بلاک
بلاڈر
بلیڈ
بورڈ
بوٹ
بولٹ
بک
بائے
بائیکاٹ
براس
برجس

بریجیس
بکٹ
بمپر
بنڈل
برسٹ
باڈی
برٹش
باکسنگ
برج
بریچ لوڈر
برجیس
بل ڈاگ
بور
بیر
بیرا
بیرنگ
بیانک

بیلاک گیمن
بیکری
برانڈ
بریڈ
برڈ

(پ)

پیاوڈ
پیڈل
پان
پارک
پنک
پلے
پلاٹ
پانڈ
پارٹ
پڈنگ
لاٹھ
پنس
پول
پوک

(ت)

تھپانک
تھراٹل
تام لوٹ
ترپال
تھرڈ
تھری ناٹ تھری

(ٹ)

ٹیچر
ٹایم
ٹن اور ٹین
ٹوکن
ٹریڈ

ٹرف
ٹار
ٹول
ٹول بکس
ٹائی
ٹک
ٹیم
ٹپ
ٹول
ٹاکی
(ٹیپ)ٹاپ

(ج)

جام

(چ)

چاپ
مٹن چاپ
چارکول
چیپ
چکن
چیٹ
چوک
چیپ

(ڈ)

ڈارلنگ
ڈسے
ڈیر
ڈالیو
ڈاج
ڈرنک
ڈرائی
ڈک
ڈمپ
ڈسٹ
ڈرائیور

ڈرائنگ
ڈرپی
ڈیزی
ڈمّی
ڈمبل
ڈارک
ڈیاش
ڈائی
ڈرینج
ڈیل
ڈراپ

(ر)

ریڈ
رِسٹ
رین
ریاش
ریڈی
رڈ
ریسٹ (بلیرڈ کی اصطلاح)
رائٹ
رنگ
روڈ
روم
رف
رم
رن
رش
راجس
رینا
ریپر

(س)

سیل
سی
سلور

سمٹر
ساری
سوپ
سک مان
سوٹر
سلیپر
سلف
سنگر
سلپ
سایڈ
سیلس

(ش)

شیک
شیم
شیپ
شیرز
شیو

شِلف
شیلڈ
شلنگ
شوٹ
شاک
شوز
شوٹ
شاپ
شاٹ
اسناپ شاٹ
شولڈر
شو
شاور
شٹنگ
شِل
شٹر

(ف)

فائدہ
فیر (پرائس شاپ)
فاسٹ
فیلڈ
فنگر
فرسٹ
فش
فلاش
فلور
فلوک
فلش
فورمن
فول
فریم
فری
فرنڈ
فل
فائر
فٹ یا فوٹ
فرلانگ
فارورڈ
فلٹ
فلم

(ک)

کیان
کلے
کلچ
کول
کاٹ
کراک
کرین
کنگ
کس
کارن

کاٹیج
کنٹر

(گ)

گیٹ
گرل
گلاس
گول
گولڈ
گڈ
گرے
گرین
گراونڈ
گٹ
گیانگ
گنگلے کا چک
گیم
گینگ (وے)

گلیز
گلٹ

(ل)

لیڈی
لینڈ
لیو
لائف
لائیٹ
لوفر
لوف
لانگ
لوز
لوزفٹ
لارڈ
لیپ
لیٹ
لیڈر

لاک
لاوڈ

(م)

میڈم
میک
میان
مارک
میاج
ملک
مارننگ
مادر
مڈ
مڈل
مٹر
میٹنگ
مائی

(ن)

نائٹ (خطاب)
ناٹ
نیل
نٹ
نیوز
نائیٹ
نیل
نو
نٹ

(و)

ویسٹ
وارڈ
واٹر
ولتھ
ول
ویسٹ
وھسٹ
وھسٹ ڈرایو

واٹر
ون
ووڈ (پلائی ووڈ)
وول
ورک
واچر
واشنگ
وھپ
ولڈ

(ھ)

ہیر
ہاف
ہال
ہینڈ
ہینڈی کیپ
ہینڈل
ہارڈ

ہیاٹ
ہیڈ
ہلتھ
ہارٹ
ہیٹ
ہیوی
ہائی
ہائی لینڈ
ہایر
ہاکی
ہولڈ
ہوم
ہنی مون
ہوڈ
ہارن
ہوز
ہوز پائپ

ہپ (ہپ ہپ ہرے!)

ہز (مجسٹی)

ہک

ہیر (ہیر ہیر!)

ہاؤس

ہب

ہارس (پاور)

(ی)

یارڈ

ڈاک یارڈ

اسکاٹ لینڈ یارڈ

فہرست مخففات

ص	صفحہ
ن۱ - ن۲	نوراللغات جلد اول - جلد دوم
ن۳ - ن۴	جلد سوم - جلد چہارم
ج۱ - ج۲	جامع اللغات جلد اول - جلد دوم
ج۳ - ج۴	جلد سوم - جلد چہارم
ف۱ - ف۲	فرہنگ آصفیہ جلد اول - جلد دوم
ف۳ - ف۴	جلد سوم - جلد چہارم
پیشہ	اصطلاحات پیشہ وراں مطبوعہ انجمن ترقی اردو
ف	نئی ہندوستانی انگریزی ڈکشنری مرتبہ فیالن
حق	انگلش اردو ڈکشنری مرتبہ مولوی عبدالحق
ظفر	ظفر علی خان ظفر
اکبر	اکبر الہ آبادی
بو	بول چال میں ہے ادب میں نہیں
اسک	Etymoiogical Dictionary of the English Langwage by Skeat

مصنف کی دوسری کتابیں

- (۱) ایک ایکٹ کے ڈرامے
- (۲) اردو میں یونانی اور لاطینی الفاظ
- (۳) نثری جائزے
- (۴) پرتگالی زبان کا اثر اردو زبان پر
- (۵) اردو میں فرانسیسی الفاظ
- (۶) ڈاکٹر زور
- (۷) اردو میں بعض یورپی زبانوں کے عناصر
- (۸) وجدی
- (۹) اردو میں یورپی الفاظ کا لسانیاتی مطالعہ
- (۱۰) لسانیاتی مقدمات
- (۱۱) اردو میں دخیل یورپی الفاظ

(مطبوعہ)

اعجاز مشین پریس چھتہ بازار

حیدرآباد دکن